سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(بدھ 14، سوموار 19، بدھ 21۔ ستمبر، جمعتہ المبارک 7، سوموار 10۔ اکتوبر 2022)

(یوم الاربعاء 17، یوم الاثنین 22، یوم الاربعاء 24۔ صفر المظفر، یوم الجمع 10،

یوم الاثنین 13۔ ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 (حصہ چہارم): شمارہ جات: 26 تا 30

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتالیسواں اجلاس

بدھ،14۔ ستمبر2022

جلد 41: شمارہ 26

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1363
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1365
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1366
	سوالات (محکمہ تحفظ ماحول)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1367

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -------------------------	1399
	تحاریک التوائے کار	
6۔	فیصل آباد داؤد کالونی میں نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرنے کا مطالبہ ----------------------	1434
	سرکاری کارروائی	
7۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------------------	1436
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
8۔	مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 ----------------------	1437
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ----------------------	1444
10۔	رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2013-14,2014-15,2015-16,2016-17 2017-18, 2018-19 & 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ----------------------	1444
	سوموار، 19۔ ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 27	
11۔	ایجنڈا ----------------------	1453
12۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------------------	1455
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------------------	1456

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات --------	1457
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------	1495
16۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات --------	1525
	پوائنٹ آف آرڈر	
17۔	ایوان اقبال میں پاس ہونے والے بجٹ کی منظوری کے لئے جناب گورنر سے اجلاس ملتوی کرنے کے آرڈر کا مطالبہ ---------	1549
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
18۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا-----	1551
19۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----	1551
20۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -------	1553
	قرارداد	
21۔	معزز ایوان کا جناب عمران خان کے خلاف منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے پر لیگی رہنماؤں اور پی ٹی وی کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ --------	1554
22۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -------	1558
	قرارداد	
23۔	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پی ٹی آئی راہنما سیف اللہ نیازی کے گھر غیر قانونی چھاپے اور اہلخانہ کو ہراساں کرنے پر ایف آئی اے ٹیم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ---	1559
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک --------	1564

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
25۔	معزز ایوان کا وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف کے خلاف لندن میں بیٹھے عدالتی مجرم کے ساتھ حساس قومی ایشوز پر مشاورت کرنے پر آرٹیکل 5 اور 6 کے تحت کارروائی کا مطالبہ --------	1565
	بدھ، 21۔ ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 28	
26۔	ایجنڈا ----------	1575
27۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	1577
28۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1578
	سوالات (محکمہ جات آبکاری، محصولات وانسداد منشیات)	
29۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1579
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
30۔	تحاریک استحقاق بابت 20-2019 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	1585
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ----------	1586
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	1610
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
33۔	سالانہ رپورٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی بابت سال 14-2013 تا 18-2017 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ----------	1632

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	معزز خاتون ممبر کا راولپنڈی اور تلہ گنگ میں ڈکیتیوں بارے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ----------	1633
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا -----------	1634
36۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	1638
	قرارداد	
37۔	حکومت پنجاب سے کسانوں کو سبسڈی دینے کا مطالبہ -----------	1639
	پوائنٹ آف آرڈر	
38۔	لیگی رہنما ڈاکٹر فرزانہ سابق ایم پی اے کو عدالتی احکام کے تحت سرکاری کوارٹر میں رہائش رکھنے کا مطالبہ -----------	1643
39۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1647
	قرارداد	
40۔	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دینے کا مطالبہ -----------	1648
	پوائنٹ آف آرڈر	
41۔	معزز خاتون ممبر کا جناب سپیکر سے نماز مغرب کے لئے وقفہ کا مطالبہ ----------	1650

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،7۔اکتوبر 2022	
	جلد 41: شمارہ 29	
42۔	ایجنڈا	1655
43۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1657
44۔	نعت رسول مقبولﷺ	1658
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1659
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1704
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
47۔	مسودہ قانون(ترمیم) تشدد کے خلاف خواتین کا تحفظ پنجاب2022	1733
48۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ2022	1734
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
49۔	آڈٹ سال18-2017 کے لئے ضلعی حکومت خانیوال، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، لودھراں، لیہ، ڈیرہ غازی خان، پاکپتن، بہاولپور، ساہیوال، رحیم یار خان، راجن پور، مظفر گڑھ، بہاولنگر اور وہاڑی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1734
50۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1735

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
51-	جناب شہباز شریف کی 6- اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں جناب عمران خان کے متعلق ریمارکس پر ایوان میں بھرپور مزمت اور وزیراعظم پاکستان کو اپنے منصب کے مطابق بات کرنے کا مطالبہ ----------	1736
	سوموار، 10- اکتوبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 30	
52-	ایجنڈا ----------	1741
53-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	1743
54-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1744
	پوائنٹ آف آرڈر	
55-	وکلاء کا اسسٹنٹ کمشنر کو زدو کوب کرنا ----------	1745
56-	کورم کی نشاندہی ----------	1749
57-	انڈیکس	

1363

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 78 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سفارش کردہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

1364

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے مالی سال 14-2013، 15-2014، 16-2015، 17-2016، 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 ایوان کی میز رکھیں گے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

1365

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 14۔ ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 17۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 36 منٹ پر جناب سپیکر جناب **محمد سبطین خان** کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَ
إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا
أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار (آیات نمبر 13 تا 19)

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اُس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

میں غلام ابنِ غلام ہوں، میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میرا پیشوا میرا رہنما صلو علیہ وآلہ
میں تھا کیا مجھے کیا بنا دیا، مجھے عشق احمد عطا کیا
ہو بھلا حضور کی آل کا مجھے مرنا جینا سکھا دیا
جسے چاہا دَر پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ محترمہ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ اپنے سوال کو پڑھا ہوا تصور کر لیں تاکہ maximum آپ لوگوں کے سوالات آجائیں اور منسٹر صاحب آپ کے جوابات بھی دے دیں۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہو گیا۔ میرا سوال نمبر 2153 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے آلات اور تعینات انسپکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*2153: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے جدید آلات موجود ہیں؟

(ب) شہر لاہور میں ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے لئے کتنے انسپکٹر تعینات ہیں؟

(ج) علاقہ محمود بوٹی میں جنوری 2019 تا مارچ 2019 تک کتنے چالان کئے گئے؟

(د) کیا محکمہ علاقہ محمود بوٹی میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے لئے مستقبل میں کوئی منصوبہ رکھتا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا کے پاس فضائی آلودگی کو ماپنے کے لئے 6 ائر کوالٹی مانیٹرنگ سٹیشن موجود ہیں جو کہ لاہور کے مندرجہ ذیل علاقوں میں نصب ہیں۔ 1۔ جیل روڈ، محکمہ موسمیات

لاہور۔2۔ڈینٹل کالج واہگہ ٹاؤن، لاہور۔3۔ٹاؤن شپ لاہور۔4۔ٹاؤن ہال لاہور۔ 5۔ محکمہ ماحولیات قذافی سٹیڈیم لاہور۔ اور ایک موبائل وین اور ان کی رپورٹ ویب سائٹhttps:/ epd.punjab.gov.pk پر موجود ہیں۔

(ب) محکمہ ماحولیات کے پاس ضلع لاہور میں اس وقت سات(7)انسپکٹر تعینات ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا آلودگی پھیلانے والے یونٹس / فیکٹریوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک مذکورہ علاقے میں لاتعداد فیکٹریوں کی انسپکشن کی گئی اور ان میں 11 فیکٹریوں کو دھواں پھیلانے اور ہوائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات کی عدم تنصیب کے باعث سیل کیا گیا۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک محکمے کی کاوشوں کی وجہ سے محمود بوٹی اور اُس کے مضافاتی علاقے میں موجود فیکٹریوں میں سے 228 فیکٹریوں نے آلودگی کو کنٹرول کرنے والے ویٹ /ڈرائی سکربر نصب کر لئے ہیں۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس سے آلودگی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور باقی ماندہ فیکٹریوں کو کنٹرول کرنے والے آلات لگانے پر پابند کیا جارہا ہے۔ محکمہ اس ضمن میں مذکورہ علاقے میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور آئندہ بھی تندہی اور خوش اسلوبی سے نبھاتا رہے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!میرے سوال کے جز الف اور ب میں گزارش کی تھی کہ کیا محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے جدید آلات موجود ہیں؟ اور شہر لاہور میں ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے لئے کتنے انسپکٹر تعینات ہیں۔مجھے یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ لاہور جیسا شہر اور اتنی بڑھی آبادی اور اتنا وسیع رقبہ والا شہر ہے اور میرے خیال سے اس وقت دنیا میں لاہور شہر کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ابھی تک ہمارے پاس صرف چھ آلات بتائے گئے ہیں۔پورے شہر لاہور کی quality index کو check کرنے کے لئے صرف

چھ آلات ہیں اور ایک mobile van تو منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ آخر یہ کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑھے رقبے والے اور اتنی بڑھی آبادی والے شہر جو اس وقت ماحولیاتی آلودگی میں پہلے نمبر پر جارہا ہے تو اس کے لئے جدید آلات کیوں نہیں خریدے جارہے اور ایک ہی mobile van پر پورا شہر کیسے cover ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال انہوں نے کافی پہلے سے پوچھا تھا لہذا آپ کی ہدایت کے مطابق اس کا updated جواب دے رہا ہوں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات پنجاب کے پاس فضائی آلودگی کو ماپنے کے لئے 9 جدید ائر کوالٹی مانیٹرنگ سٹیشن موجود ہیں جن میں سے 5 لاہور کے مختلف علاقوں میں اور ایک ایک فیصل آباد، گوجرانوالہ اور ملتان میں نصب ہیں۔ ایک mobile van لاہور میں موجود ہے۔ یہاں میں یہ بھی add کرنا چاہوں گا ابھی چند دن پہلے چیف منسٹر پنجاب نے تین نئی mobile vans کی launching کی ہے اور ہم مزید نئی mobile vans لے کر آرہے ہیں۔ جیسے جیسے باقی mobile vans آئیں گی ان کو ہم مختلف علاقوں میں air quality check کرنے کے لئے لگائیں گے۔ ہماری ماحولیاتی آلودگی میں سب سے بڑھا component جو ہے وہ گاڑیوں کا emission of smoke ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے یہ جو scheme launch کی ہے۔ یہ mobile vans smoke emission کو check کریں گی اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: شکریہ۔ منسٹر صاحب یہ بھی clear کر دیں کہ جو آپ نے نئی mobile vans launch کی ہیں وہ کتنی ہیں اور کیا وہ mobile vans functional ہو چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ایک اور سوال کرنا چاہوں گی کہ مجھے جواب ملا ہے اس وقت محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ضلع لاہور میں اس وقت سات (7) انسپکٹر تعینات ہیں۔ لاہور اتنا بڑا شہر ہے اور اب تو جہاں اتنی فیکٹریاں لگ چکی ہیں ایسا لگتا ہے کہ لاہور شہر کے گرد فیکٹریوں کا بالکل جال بچھ چکا ہے اور وہ ہی فیکٹریاں دھواں اور آلودگی کی وجہ بنتی ہیں تو کیا صرف جو 7 انسپکٹر ہیں وہ شہر کی تمام فیکٹریوں اور تمام آلودگی پیدا کرنے والے محرکات کو دیکھ پاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ نے پہلے جز میں پوچھا ہے کہ جن موبائل یونٹس کی میں نے بات کی ہے کیا وہ functional ہیں؟ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کی launching کی ہے اور وہ موبائل یونٹس functional ہیں۔ دوسرا انہوں نے فرمایا کہ لاہور میں اس وقت سات انسپکٹرز ہیں تو حقیقت میں ہمارے پاس اس وقت سات انسپکٹرز ہیں اور ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو سمری move کی ہوئی ہے کہ باقی خالی اسامیوں کو بھی پُر کیا جائے تو جیسے ہی ہمیں اجازت ملے گی انشاء اللہ تعالیٰ مزید عملہ بھرتی کیا جائے گا تاکہ اس کمی کو دور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یعنی آپ سٹاف مزید بڑھا رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: شکریہ۔ منسٹر صاحب! میرے سوال کا دوسرا حصہ اس حوالے سے بڑا اہم ہے کہ لاہور کا علاقہ محمود بوٹی جو کہ ہمیشہ سے ہی ماحولیاتی آلودگی کا گڑھ رہا ہے جہاں پر میرا بہت آنا جانا رہتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ وہاں کے لوگ آنکھوں کی بیماری، skin کی بیماری اور سانس کی بیماری کا شکار رہتے ہیں۔ میں وہاں کی فیکٹریوں کے متعلق نشاندہی بھی کرنا چاہوں گی کہ ہمارے شالیمار کے علاقہ میں بشارت روڈ پر ڈوم سے لے کر بند روڈ تک جگہ جگہ پُرانے ٹائروں کے گودام ملیں گے اور یہ وہ پُرانے ٹائر ہیں جو کہ محمود بُوٹی میں قائم فیکٹریوں کو سپلائی کئے جاتے ہیں جنہیں جلانے کی وجہ سے پُورا علاقہ آلُودگی کا شکار رہتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش بھی ہوگی کہ محمود بُوٹی کے علاقے کا یہ بہت ہی دیرینہ مسئلہ ہے اور اب تو وہ بچے بھی جوان ہوگئے ہیں جو اِس تمام فضائی آلُودگی کا شکار تھے جبکہ اب اِن کی اگلی نسلیں بھی اِسی آلُودگی کا شکار ہیں تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس علاقے پر مہربانی کرکے focus کریں جبکہ اس حوالے سے بتا بھی دیں کہ وہاں پر کیا strict action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محمود بُوٹی کے علاقے سے متعلق چونکہ انہوں نے specifically پوچھا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ

2021 میں محمود بوٹی کے علاقہ میں 20 یونٹس کو seal کیا گیا جبکہ 7 یونٹس کے خلاف ایف آئی آرز درج کرائی گئیں جبکہ 2022 میں آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں اور یونٹس کے خلاف محکمہ ہذا کی کارروائی جاری ہے۔ اس وقت ہماری پانچ ٹیمیں لاہور میں کام کر رہی ہیں جنہوں نے 112 یونٹس کو seal کیا اور 70 لاکھ روپے جرمانہ کیا جبکہ محکمہ ماحولیات پنجاب نے تمام متعلقہ محکموں اور یونیورسٹیوں میں ایک awareness campaign بھی چلائی ہے۔ یہ ہمارا continued process ہے جس کے تحت ہم فیکٹریوں کے خلاف کارروائی بھی کرتے ہیں، انہیں seal بھی کرتے ہیں، جرمانہ بھی کرتے ہیں اور یہ عمل جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ صرف ایک علاقے میں اگر 112 یونٹس کو seal کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اور اگر ایک ہی سوال پر اٹک جائیں گے تو پھر باقی سوالات رہ جائیں گے۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے تو آپ اس سوال میں پوچھ لیں ناں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے ناں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اسے اس سوال سے relate کر لیں۔ کوئی بات نہیں آپ دوسرے سوال پر آجائیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 2154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پلاسٹک بیگ بنانے کے کارخانوں میں ناقص میٹریل استعمال کئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*2154: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں پلاسٹک بیگ کے استعمال کی شرح دوسرے شہروں سے زیادہ ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ بنانے کے کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں؟

(ج) پلاسٹک بیگ کے ماحول دوست اور ماحول دشمن ہونے کی کیا علامات ہیں؟

(د) ناقص میٹریل پلاسٹک بیگ کی تیاری واستعمال کی روک تھام کے لئے محکمہ نے کیا پالیسی بنا رکھی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس کے متعلق کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہے اس لئے یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ پلاسٹک بیگ کے استعمال کی شرح لاہور میں سب سے زیادہ ہے مگر یہ یقینی ہے کے اس کا استعمال لاہور میں سب سے زیادہ ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت پاکستان پلاسٹک مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے مطابق 4652 پلاسٹک بیگ بنانے والے کارخانے کام کر رہے ہیں۔

(ج) کم موٹائی کی وجہ سے یہ شاپنگ بیگ نہ صرف سیوریج سسٹمز کی بندش کا باعث بنتے ہیں بلکہ کھیتوں میں جلد تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کے اگنے میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں مزید برآں کوڑا کرکٹ میں کثرت سے موجودگی کے باعث اور جگہ جگہ آگ لگنے کے باعث ماحول کے لئے نقصان کا باعث ہیں۔

(د) پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 کے مطابق 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے پولی تھین شاپنگ بیگز بننے پر پابندی عائد ہے اب اس کی موٹائی 15 مائیکرون سے بڑھا کر 50 مائیکرون کرنے کی تجویز زیر غور ہے اور 18 ماہ کا Phase Out Plan بھی دیا جا رہا ہے تاکہ اس کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے کیونکہ کم موٹائی کی وجہ سے یہ شاپنگ بیگ نہ صرف سیوریج سسٹمز کی بندش کا باعث بنتے ہیں بلکہ کھیتوں میں جلد تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کے اگنے میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اس لئے اس کی موٹائی بڑھانے کی تجویز ہے تاکہ اس کی Collection اور Recycling کو بہتر بنایا جا سکے اور ساتھ ساتھ اس کی قیمت میں اضافہ سے اس کے استعمال کی حوصلہ شکنی کی جا سکے مزید برآں

پولی تھین شاپنگ بیگ کھانے پینے کی اشیاء ڈالنے پر بھی پابندی عائد ہو گی کیونکہ وفاقی حکومت نے پہلے ہی اس کے بنانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ شہر لاہور میں پلاسٹک بیگ کا استعمال کیونکہ بہت زیادہ ہے تو میں نے پوچھا تھا کہ کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں اور انہیں ماحول دوست بنانے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟ مجھے جواب ملا ہے کہ مینوفیکچرنگ کے کارخانے 4652 ہیں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ پلاسٹک بیگ بنانے والے کارخانوں کی بتائی گئی تعداد سے کئی گُنا زیادہ پلاسٹک بیگ بن رہے ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے ایسے کارخانے جو کہ رجسٹرڈ نہیں ہیں لیکن وہ کام کر رہے ہیں۔ پلاسٹک بیگ بنانے کے لئے 15 مائیکرون موٹائی سے بڑھا کر 50 مائیکرون تک کیا گیا تھا تو اسے بھی follow نہیں کیا جا رہا اور بہت بُری حالت ہے کیونکہ پلاسٹک بیگ آلودگی کا باعث بھی بنتے ہیں، بیماریوں کا بھی باعث بنتے ہیں اور سیوریج کی blockage کا باعث بنتے ہیں جبکہ زراعت میں بھی مسائل پیدا ہوتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس حوالے سے آپ نے کوئی ایسا تسلی بخش action لیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ کا concern بالکل درست ہے کہ پلاسٹک بیگ انتہائی مضر صحت بھی ہیں اور میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ نے بھی ہمیں کچھ ہدایات جاری کی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم 15 مائیکرون سے بڑھا کر 50 مائیکرون تک موٹائی کی طرف جا رہے ہیں تو اس کے لئے ایک phase out program بنایا جس کے تحت کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہائی کورٹ کی بھی direction ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ مرحلہ وار ہم اس کو phase out کر دیں گے کیونکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ایک دم

سے اس انڈسٹری کو بند کر دینا یا ختم کرنا مشکل ہے اس لئے پروگرام بنایا ہے کہ phase out کر کے مرحلہ وار اسے ختم کریں تاکہ لوگ alternate solution کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر: یہ پروگرام تو ہے ناں کہ مرحلہ وار اس کو ختم کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، بالکل مرحلہ وار کام کر رہے ہیں اور ہائی کورٹ کی directions بھی ہیں جن کے مطابق ہم کام کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ہائی کورٹ کی direction کافی عرصہ سے ہے لیکن آپ یقین کریں کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ میں منسٹر صاحب کو بطور عوامی نمائندہ یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہائی کورٹ کی ہدایات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی طور پر پلاسٹک بیگ بنانے کے متعدد کارخانے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ راجہ صاحب! پھر اکٹھا ہی جواب دے دینا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری بہن نے محمود بُوٹی کے علاقہ کی بات کی ہے تو ہمارے شہر لاہور کے سارے ہسپتالوں کا سارا hospital waste وہاں جاتا ہے کیونکہ وہاں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں I was Health Minister then میں نے بھی وہاں پر ایک دفعہ چھاپہ مارا تھا، تو وہ اس waste سے برتن بنانے والا دانہ بناتے ہیں جنہیں ہم ماڈل ٹاؤن لنک روڈ یا کسی اور جگہ پر دیکھتے ہیں۔ ان برتنوں سے ہیپاٹائٹس سی پیدا ہوتا ہے اس لئے میری راجہ صاحب سے گزارش ہو گی، کیونکہ یہ ٹھیکے ہوئے ہوئے ہیں اور اس پلاسٹک کی بوری پر made in UK لکھا ہوتا ہے حالانکہ یہاں کے مقامی ہسپتالوں کا waste وہاں پر پہنچتا ہے۔ اس کو سختی سے دیکھنا پڑے گا کیونکہ اس کے انسانی زندگی پر بہت بُرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں پہلے تو میں محترمہ کے concern کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بالکل درست فرمایا کہ اس پر مکمل طور پر کنٹرول نہیں ہے اور آج بھی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں جہاں پر یہ پلاسٹک استعمال ہو رہا ہے اس لئے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم ایک phase out program کے تحت اسے مرحلہ وار ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک محترم میرے بھائی سندھو صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو یہ fresh question بنتا ہے تو یہ سوال دے دیں میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کا بھی جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! Waste Management کے بارے میں fresh question دے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات محترمہ نے کی کہ ہائی کورٹ کی directions کافی عرصہ سے جاری ہوئی ہیں جن پر عملدرآمد نہیں ہوا تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی سے اس حوالے سے bill پاس ہو چکا ہے اور ہم انشاءاللہ تعالیٰ مرحلہ وار کام انہی directions کے مطابق کر رہے ہیں۔ نئے قانون کے rules وغیرہ بنا کر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ان directions کے مطابق according to honorable High Court چل رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2241 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ ہمیشہ مجھے ڈھونڈتے رہتے ہیں اس لئے میں پہلے ہی کھڑا ہو گیا۔ میں اپنا سوال پڑھنے سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوالات take up ہو رہے ہیں ان پر تین دن پہلے سے بات ہو رہی ہے کہ یہ دو، دو، تین، تین سال پرانے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کے notice میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ آپ نے بہت ہی اچھا کیا اور راجہ بشارت صاحب نے اس پر کل بڑی پیشرفت کی تو اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے کہ جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے، کیونکہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے کہ سوال تو تین سال پہلے کیا جائے اور آج منسٹر صاحب اس کا جواب دیں تو آج کی ground reality کچھ اور ہو گی اور اُس وقت کی ground reality کچھ اور ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی میں کم از کم ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو بھی بلائیں اور انہیں بھی بٹھائیں کیونکہ جو فیصلے یہاں پر یہ کمیٹی کرے گی وہ سب سے اعلیٰ فورم ہے جس کے فیصلے ہیں تو اس میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو پابند کریں کہ آپ کے تمام سیکرٹریز طے کردہ دنوں میں سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہوں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی تجویز بالکل ٹھیک ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ راجہ صاحب ہمارے وزیر پارلیمانی امور ہیں اور اس معزز ہاؤس کے اراکین جو بھی فیصلہ کریں گے انشاءاللہ سول بیوروکریسی اس پر عمل کرنے کی پابند ہو گی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میرا سوال نمبر 2870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں تحفظ ماحول کے لئے خرچ کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***2870: چودھری اختر علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کا مالی سال 20-2019 بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس شہر میں تحفظ ماحول کے لئے کتنے فنڈز خرچ کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔154 لاہور میں ملوں کی وجہ سے بہت زیادہ آلودہ ماحول ہے اس کے تدارک کے لئے کتنا فنڈز خرچ کیا جارہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ میں ماحول دوست آلات یا مشینری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع لاہور کا بجٹ (Non-Development Fund) بشمول ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر دفتری اخراجات برائے مالی سال 20-2019 مبلغ -/17,969,000 روپے مختص کیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع لاہور کے لئے مالی سال 20-2019 میں ترقیاتی بجٹ میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر اور اُس کا عملہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔

(ج) ملوں کی پیدا کردہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے جاتے تاہم محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے فیکٹریوں کو آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے کے لئے ہدایت جاری کرتا ہے۔

(د) ماحولیاتی قانون کے مطابق ہر صنعت کار اور ہر وہ شخص جو کسی طرح بھی ماحولیاتی آلودگی پھیلانے میں ملوث ہے اس پر لازم ہے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے آلات نصب کرے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے ضلع لاہور اور خاص طور پر PP-154 واقع سٹیل انڈسٹری اور دوسری صنعتوں میں ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے (Air Pollution Control Devices) نصب کرنے کا کام جاری ہے۔ اب تک 110 wet scrubbers اور 14 dry scrubbers نصب کئے جا چکے ہیں اور مزید پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ابھی میری بہن بات کر رہی تھی یہ بھی اسی علاقے کی رہائشی ہے جہاں سے میں ووٹروں کے توسط سے ممبر بن کر آیا ہوں۔ میں نے جُز (ب) میں پوچھا تھا کہ شہر

لاہور کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟ ان کا جواب یہ ہے کہ شہر لاہور میں non development fund میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا بلکہ -/17969000 کی رقم تنخواہوں کی مد میں رکھی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرا حلقہ PP-154 ہے اور میں اِس forum پر باوثوق ذرائع سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر چار سو کے قریب فیکٹریاں ہیں۔ ابھی میری بہن نے محمود بوٹی کی نشاندہی کی ہے وہ صرف ایک علاقہ ہے میں بیس علاقوں کا نام لے سکتا ہوں جو PP-154 کا حصہ ہیں اور وہاں چار سو کے قریب فیکٹریاں چل رہی ہیں۔ وہاں پر ایک انسپکٹر واہگہ ٹاؤن احمد علی رضا تعینات ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ صرف محکمے کا ہی نہیں بلکہ لاہور کا امیر ترین آدمی ہے۔ وہ خود فیکٹریوں کو seal کرواتا ہے اور خود ہی کھلواتا ہے۔ وہاں پر air pollution control devices لگوادی ہیں کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ وہاں کتنی فیکٹریوں میں یہ devices لگائی گئیں اور کتنے لوگوں کو violation کرنے پر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئیں یا جرمانے کئے گئے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کون سا جُز پڑھ رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جُز (ب) میں فنڈ کے متعلق پوچھا ہے اور جُز (د) میں آلات کے متعلق پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کا پہلا بنیادی سوال بجٹ کے متعلق تھا جس کا میں نے update یہ دیا ہے کہ اس کے لئے ایک کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ لاہور میں کتنا خرچ کیا جا رہا ہے اور بالخصوص انہوں نے اپنے حلقے کے حوالے سے پوچھا ہے؟ ابھی financial year چل رہا ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اتنا خرچ ہوا ہے یا اتنا ہوگا لیکن میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ at the end of the financial year ان کو یہ بھی بتا دیا جائے گا کہ لاہور میں کتنا خرچ ہوا اور اِن کے حلقے میں کتنا خرچ ہوا۔ ہم اِس وقت خرچ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر مزید خرچ کریں گے۔ اِنہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کتنی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟ میرے پاس لسٹ ہے اس میں تقریباً 30 فیکٹریاں ہیں جن کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ اس

کے علاوہ دوسری لسٹ بھی ہے کہ کتنی فیکٹریوں میں ہم نے wet scrubbers لگائے ہیں تاکہ دھوئیں کا تدارک کیا جاسکے۔ یہ دونوں لسٹیں میرے پاس موجود ہیں جو میں معزز رکن کو فراہم کر دوں گا۔ یہ ان کے حلقے کی فیکٹریوں کی لسٹ ہے یہ میں ان کو دے دیتا ہوں یہ ان کو دیکھ لیں لیکن اس کے باوجود یہ جو بھی suggestions دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس کے مطابق کام کریں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ چودھری اختر علی صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اِن کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال رہتا ہے۔ میرے حلقے میں environment کا مسئلہ بہت بڑا ہے میں کسی بھی ممبر کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے حلقے میں آئیں، میں چھت پر اپنا اور اُن کا انتظام کرتا ہوں ہم رات کو سفید کپڑے پہن کر سوئیں گے اور صبح پہچانے نہیں جائیں گے۔ یہ شہری علاقہ ہے اور وہاں چار سو فیکٹریوں کے درمیان لوگ رہ رہے ہیں جو قابل رحم ہیں اُن میں کینسر جیسا موذی مرض پیدا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اتنی مہربانی کریں کہ گورنمنٹ جو اقدامات کر رہی ہے پہلے اُن کو دیکھ لیں اگر آپ مطمئن نہ ہوں تو آپ بالکل بات کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ وہاں پر آلودگی نہیں ہے میں نے تو کہا ہے کہ وہاں پر آلودگی ہے اور ہم اس کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ ہم نے جو اقدامات کئے ہیں وہ میں نے آپ کے توسط سے اُن کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں اگر جان کی امان پاؤں تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے ساڑھے تین سالوں کے دوران جو اقدامات کئے ہیں وہ اِن کے پچھلے دس سال کے دور سے بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساڑھے تین سالوں میں ہم نے جو کام کئے ہیں اگر اِن کے دس سالوں سے بہتر نہ ہوں تو ہم اِس معزز ایوان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے جو اقدامات کئے ہیں وہ آپ چودھری صاحب کے ساتھ share کر لیں۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے دوبارہ موقع دیا۔ میرا سوال نمبر 2871 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور زون میں محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز اور زونل افسران کی تعداد و مقام تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 2871: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی آفیسر کے تحت کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) لاہور میں تحفظ ماحول کے کتنے انسپکٹرز تعینات ہیں ان کے علاقہ جات کون کون سے ہیں؟

(ج) ایک انسپکٹر کے پاس کون کون سے زون / ٹاؤن ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گاڑیوں اور فیکٹریوں کے دھوئیں کی وجہ سے روز بروز ماحول مزید آلودہ ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید انسپکٹر اور زونل آفیسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کے ضلعی دفتر میں ٹوٹل 33 سیٹیں مختص ہیں۔ اس وقت دفتر ہذا میں ٹوٹل 25 افسران و ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ باقی سات (7) سیٹیں خالی ہیں۔ عہدے اور گریڈ کے مطابق تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کے ضلعی دفتر میں اس وقت 7 انسپکٹرز تعینات ہیں۔اِن انسپکٹرز کو ضرورت کے مطابق ضلع لاہور کے میونسپل زونز میں تعینات کیا جاتا ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کی تفصیل جُز (ب) میں درج ہے۔

(د) عالمی سطح پر گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔پاکستان بھی ماحولیاتی آلودگی سے متاثرہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔کچھ حد تک گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں بھی ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ ماحولیات پنجاب مؤثر اقدامات کر رہا ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کی آبادی میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے ماحولیاتی مسائل میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ urbanization اور industrialization میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ ماحولیات کی بہتر کارکردگی میں اضافہ کے لئے ضلع لاہور میں مزید انسپکٹرز کی تعیناتی کی اشد ضرورت ہے۔اِس ضمن میں Restructuring Plan تیار کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اِس میں پھر وہی بات ہے میں نے جُز (ب) میں پوچھا تھا کہ وہاں کتنے انسپکٹرز تعینات ہیں؟ میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں لاہور کی ٹوٹل 33 سیٹیں ہیں جن میں سے 25 پر تعیناتی ہے اور 8 سیٹیں vacant ہیں اِس کے علاوہ 7 انسپکٹرز ہیں جو سارے لاہور کو watch کرتے ہیں۔ آپ محکمے کی بے رحمی دیکھیں کہ environment کا اتنا بڑا issue ہے کہ آپ گاڑیوں کو دیکھ لیں، فیکٹریوں کو دیکھ لیں، ٹائر فروخت کرنے والوں کو دیکھ لیں، آئل فروخت کرنے والوں کو دیکھ لیں اور ہسپتالوں کی waste کو دیکھ لیں تو کیا یہ 7 انسپکٹرز پورے لاہور کے لئے کافی ہیں؟ اگر یہ کافی نہیں ہیں تو جو ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر دفتروں میں ٹھنڈے کولر میں بیٹھے ہیں وہ باہر نکل کر اِن کو watch کریں کہ کیا یہ انسپکٹرز علاقوں میں جاتے بھی ہیں اور اگر جاتے ہیں تو انہوں نے کتنے لوگوں کو punishment دی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ وہ فیلڈ میں جا کر inspection کریں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی محترمہ کنول پرویز کے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ 7 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اب بھی میں دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ 7 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں جو اسامیاں خالی ہیں اُن کو پُر کرنے کے لئے سمری move ہو چکی ہے اُس کی جیسے ہی چیف منسٹر صاحب approval دیں گے ہم خالی اسامیوں پر بھرتیاں کر دیں گے۔ میں پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں میں ان کو بتاؤں گا کہ یہ پوسٹیں کب سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ یہ کوئی ابھی نہیں ہوئیں، نہ آج ہوئی ہیں، نہ کل ہوئی ہیں، نہ چھ ماہ میں ہوئی ہیں بلکہ یہ تو سالہا سال سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی گورنمنٹ میں ان کو پُر نہیں کیا۔ جب ہم اِن پوسٹوں کو پُر کریں گے تو لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور وہ اپنا کام بھی سرانجام دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے سمری move کر دی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم نے سمری move کر دی ہے اور انشاءاللہ ہم ان خالی سیٹوں پر appointments کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 2899 محترمہ طٰحیا نون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2900 بھی محترمہ طٰحیا نون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2984 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 300 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! on her behalf.

جناب سپیکر: on her behalf تو ویسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! on her behalf پر بات تو کی جا سکتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، please ایسے نہ کریں۔ یہ ایک نئی tradition شروع ہو جائے گی پھر یہ ختم نہیں ہو گی۔ آپ ایسا نہ کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ اب ہاؤس کی پراپرٹی بن چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، agreed. لیکن آپ اپنے question پر سوال کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جب یہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی بن چکا ہے تو میں اس پر on her behalf بات کر سکتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر پارلیمانی امور! آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ویسے اصولی طور پر جس معزز ممبر کا سوال ہوتا ہے وہی ضمنی سوال کرتا ہے۔ on her behalf یا on his behalf نہیں ہوتا لیکن چونکہ اگر میں کہوں گا کہ انہیں اجازت نہ دی جائے تو شاید یہ سمجھیں کہ میں جواب دینے سے گریز کر رہا ہوں لہٰذا یہ سوال کریں اور میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے لیکن ایک مہربانی کریں اور صرف ایک ہی question کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3000: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت محکمہ تحفظ ماحولیات کے انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر کی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) انوائرنمنٹل ٹربیونل میں کل کتنے ممبران ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! محکمہ ہذا نے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ٹیکنیکل ممبر کی تقرری بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(G)EPD/2-1/2017 Dated 28.5.2019 کے تحت کی

تھی(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لیکن ٹیکنیکل ممبر نے جائن(Join)نہ کیا۔دوبارہ بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جس میں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 13.12.2019 مقرر کی گئی تھی اب درخواستوں کی جانچ پڑتال کا عمل جاری ہے اور جلد ہی ممبر ٹیکنیکل کی Appointment کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج دی جائے گی۔

(ب) انوائرنمنٹل ٹربیونل میں کل دو ممبران ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!سوال کی (الف)جز کے اندر پوچھا گیا تھا کہ محکمہ تحفظ ماحولیات کے انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ question 2019 میں ہوا اور اس کا جواب 2020 میں آیا تو ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ 2019 کے اندر درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ بھی تھی اور ہم نے جانچ پڑتال بھی مکمل کر لی۔اب منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ ٹیکنیکل ممبر کی بھرتی کرنے کا ارادہ کب تک ہے؟ کیونکہ ٹربیونل میں صرف دو ہی ممبران ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ٹربیونل کا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!ٹیکنیکل ممبر بھرتی کرنے کی سمری approve ہو چکی ہے اور Standing Committee on Legislative Business سے بھی اس کی approval ہو چکی ہے۔اب اس نے cabinet میں جانا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس دن سے تعیناتی ہو جائے گی لیکن یہاں پر میں ایک چیز مزید add کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے پنجاب میں ہمارا ایک Tribunal کام کر رہا تھا لیکن موجودہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم Tribunals کی تعداد بڑھانے جا رہے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر Tribunals ہوں تو اب ایک سے زیادہ۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ یہ کہہ رہے تھے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر زمیں ایک Tribunal ہو گا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہماری کوشش یہ ہے لیکن ایک بات طے شدہ ہے کہ پہلے ایک Tribunal تھا اور اب ہم اس کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3024 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3024: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع رحیم یار خان کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا مد وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کس کس فیکٹری / کارخانہ / ادارہ کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا گیا اور ان کے کیسز کورٹ میں بھجوائے گئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع بھر میں ایک دفتر کام کر رہا ہے اور دفتر ہذا کے ملازمین کی کُل تعداد 11 ہے جبکہ انسپکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) 19-2018 کا بجٹ 4828000 روپے اور 20-2019 کا بجٹ -/5908000 روپے ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں اس سلسلہ میں کوئی رقم نہ دی گئی ہے اور نہ خرچ کی گئی ہے؟

(د) 19-2018 اور 20-2019 کے دوران ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی مکمل کر کے تمام شوگر ملوں کو (Environmental Protection Orders EPOs) جاری کر دیئے گئے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید آلودگی پھیلانے پر کاٹن فیکٹریز، plants pyrolysis، شور مچانے والے جنریٹر، ہسپتال وغیرہ کے کیسز ماحولیاتی عدالت اور گرین کورٹس میں جمع کروائے گئے اور ان کو جرمانے بھی کروائے گئے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے Eenvironmental Protection کے حوالے سے question کیا تھا اور kindly اگر آپ میرے question کی جز (ج) پڑھیں تو یہ ہے کہ کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے تو جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس ضلع میں اس سلسلہ میں کوئی رقم نہ دی گئی ہے اور نہ خرچ کی گئی ہے۔ میرا صرف اس ہاؤس میں اس issue کو اجاگر کرنے اور question کرنے کا مقصد تھا وہ یہ تھا کہ آج Pakistan is facing more than 10 billion dollars loss due to flood اور یہ conservative estimate ہے اس ایوان میں اُس طرف سے بیٹھے ہوئے اور اس طرف بیٹھے ہوئے تمام لوگ equally affected ہیں۔ Environmental Protection کو آج کی date تک ہم نے وہ اہمیت نہیں دی جو ہمیں دینی چاہئے تھی۔ even though before floods جو air pollution کی وجہ سے، water pollution کی وجہ سے، climate change کی وجہ سے اور soil erosion کی

وجہ سے year over year ہمارے national exchequer کو خصوصی طور پر ہمارے صوبہ پنجاب کو جو annual loss ہوتا تھا وہ ساڑھے تین سے پونے چار سو ارب روپے کا ہوتا تھا تو میرا صرف اس question کو raise کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم اس چیز پر ایک consensus develop کریں، ایک پالیسی develop کریں اور ensure کریں کہ ہماری آنے والی جو نسلیں ہیں وہ ان تمام چیزوں سے protected رہیں۔ Because this is also linked to national security and food security. اگر ہم اپنے آپ کو flood سے اور ایسی national disasters سے protect نہیں کر سکیں گے، پاکستان کا جو glacier region ہے outside the polar region that host the largest amount of glaciers globally تو میرا honorable Minister صاحب سے یہ question ہے اور ایک التجا ہے کہ are we willing to take it seriously and are we willing to develop the consensus on this extremely serious issue? Thank you.

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے جو سوال اٹھایا ہے وہ انتہائی اہم ہے اور جو انہوں نے فرمایا میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ consensus develop کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی وہ لائحہ عمل بتائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ اس کو adopt بھی کیا جائے اور consensus بھی develop کیا جائے لیکن میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ کچھ عرصے میں باقاعدہ ایک environment کے حوالے سے پالیسی بھی لے کر آئیں گے، پالیسی اس معزز ایوان میں پیش کی جائے گی اور اس پر بحث بھی کروائی جائے۔ ان کی طرف سے جو بھی رائے آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ اس کو اہمیت دی جائے گی اور اُن کے concerns کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! ٹھیک ہو گیا۔ انشاءاللہ policy بھی بنواتے ہیں، اس معاملے پر ہاؤس میں بحث بھی کرواتے ہیں اور آپ کی تجاویز پر انشاءاللہ عمل بھی کرتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Thank you.

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔جی، محترمہ شازیہ عابد صاحبہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد : جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3171: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈ وار بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے مدوار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کس کس فیکٹری/کارخانہ/ادارہ کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا گیا اور ان کے کیسز کورٹ میں بھجوائے گئے ہیں تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک دفتر موجود ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول راجن پور میں کام کرنے والے ملازمین کی ٹوٹل تعداد 10 ہے اور حاضر سروس ملازمین کی تعداد 8 ہے دو اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع راجن پور سال 19-2018 کا بجٹ -/2849880 روپے اور 20-2019 کا بجٹ -/ 4699000 روپے ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول کو ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

(د) ضلع راجن پور میں محکمہ ماحولیات نے سال 19-2018 میں 126 یونٹس کو شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 06 یونٹس کو ماحول کے تحفظ کے لئے حکم نامے جاری کئے جبکہ 15 یونٹس کے کیسز عدالتی کارروائی کے لئے جمع کروائے ہیں۔ سال 19-2018 میں 118 یونٹس کو شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 90 یونٹس کو ماحول کے تحفظ کے لئے حکم نامے جاری کئے جبکہ 90 یونٹس کے کیسز عدالتی کارروائی کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈ وائز بتائیں تو اس سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ملازمین کی ٹوٹل تعداد 10 ہے اور حاضر سروس ملازمین کی تعداد 8 ہے دو اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! جب میں نے اس کی detail دیکھی تو محکمہ تحفظ ماحول کے Assistant Director کی post بھی خالی ہے تو جہاں key post خالی ہو تو وہاں باقی دفتر کیا کام کر رہا ہو گا میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ post ابھی 2 سال بعد تک بھی خالی ہے یا اس vacancy کو fill کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا شاید محترمہ اُس وقت تشریف فرما نہیں تھیں کہ اسامیاں خالی ہیں اُن کے پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن یہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ Assistant Director کی post بھی خالی ہے تو میرے پاس اُس کا ریکارڈ نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر اس قسم کے officers کی post خالی ہوتی ہے وہاں پر ہم کسی کو additional charge دے دیتے ہیں district adjoining کے بندے کو بھی

کسی کے پاس additional charge ہوگا اگر definitely کسی کے پاس یہاں پر بھی charge دیا جاسکتا ہے تو یہاں پر بھی کسی کے پاس additional charge نہیں ہے تو پھر کیونکہ محترمہ نے ابھی point out کیا ہے I will personally look into it وہاں پر inspector کی تعیناتی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے فوراً ہی ہو جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ کہ منسٹر صاحب کو update ہونا چاہئے تھا وہ فرمارہے ہیں کہ اُن کو ابھی تک نہیں پتہ کہ وہاں پر بندہ لگایا گیا یا کسی کو additional charge دیا گیا ہے یہ بھی اپنی جگہ افسوسناک بات ہے۔ میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے تو محکمہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کو ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔ تو اب دو سال بعد ہم نے یہ دیکھا ہے کہ میرا جو ڈویژن ہے وہ اسی ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے، جو climate change ہوا ہے اُس کی وجہ سے اتنی بری طرح متاثر ہوا ہے کہ ہمارا 80 فیصد ڈویژن ڈوب گیا ہے۔ کیا یہ انتہائی افسوسناک بات نہیں ہے کہ اتنی اہم مد میں گورنمنٹ رقم ہی نہیں رکھتی، کیا اب 2 سال بعد بھی وہی صورتحال ہے یا اب کوئی بجٹ رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: Officers پورے ہونے چاہئے، summary move ہو گئی ہے، summary approve ہونے والی ہے جیسے ہی approval ہوتی ہے تو یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی اور جو climate change ہو رہا ہے یہ پورا universal issue بن رہا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس میں یہی تو بات ہے کہ کوئی شک نہیں کہ universal issue ہے مگر کیا سب کو اپنے اپنے level پر کام نہیں کرنا چاہئے؟

جناب سپیکر: پاکستان اُس میں بالکل affected ہے اسی وجہ سے کوشش کر رہے ہیں کہ plantation بھی زیادہ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ یہ بھرتی ذرا جلدی مکمل کر لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چونکہ میں updated سوال کا جواب دے رہا ہوں پہلی بات جس طرح محترمہ نے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ مجھے پتہ نہیں ہے۔ وہاں پر وہ vacancy fill ہو چکی ہے وہاں پر Assistant Director کام کر رہا ہے دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ بجٹ نہیں دیا گیا بجٹ کی تفصیل میرے پاس موجود ہے میں محترمہ کو اس تفصیل کی کاپی فراہم کر دیتا ہوں اور جو خالی اسامیاں ہیں میں پھر at the cost of repetition کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ہم fill کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس سوال میں بھائی پھیرو لکھا گیا ہے جب کہ اس کا نام بھائی پھیرو کی بجائے میرے والد صاحب کے نام پر چل رہا ہے، اس گاؤں کا نام تبدیل ہو چکا ہے اور اس مقدس ایوان میں اُن کا نام پیش کیا گیا اور unanimously اس ایوان نے اُس جگہ کا نام تبدیل کر کے پھولنگر کیا تھا، اب اُس کا نام پھولنگر ہے۔ اب جنہوں نے بھائی پھیرو کا نام لکھا ہے میں اپنے بھائی سے مودبانہ طور پر کہوں گا کہ مہربانی فرما کر اس طرح کی غلطی اگر آئندہ سے ہو گی تو میں خود اس معاملے کو عدالت میں لے جاؤں گا اور ان کے خلاف دعویٰ دائر کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال صاحب! آپ محمد طاہر پرویز صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں، یہ کون سے page پر ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ Page No. 09 پر ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال صاحب! آپ ان کو سزا دیں اور ان کا سوال cancel کریں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس سوال کو cancel کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، محمد طاہر پرویز صاحب کا سوال cancel کر دیا ہے۔ Thank you۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محمد طاہر پرویز صاحب! اب آپ کا سوال cancel ہو گیا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال ہے، کیسے cancel ہو گیا، رانا صاحب کون ہوتے ہیں میرا سوال cancel کرنے والے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ ممبر کون ہوتے ہیں غلط نام لکھنے والے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ آپ کے senior leader ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال cancel نہیں ہو سکتا، نام change ہو سکتا لیکن سوال cancel نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی تماشہ نہیں ہے، یہ پنجاب اسمبلی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بتائیں نام تو change ہو گیا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب کا concern بالکل درست ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے بھائی جنہوں نے یہ سوال کیا ہے اُن کا یہ حلقہ ہی نہیں ہے انہوں نے کسی اور حلقے کا سوال اُٹھا کر دے دیا ہے، یہ اُن کا right ہے وہ سوال ضرور دیں لیکن کم از کم جگہ کا نام تو درست لکھیں، جواب میں ہم نے اپنے بزرگوں کے نام سے ہی جواب دیا ہے وہ رانا صاحب آپ کے ہی بزرگ نہیں وہ ہمارے بھی بزرگ ہیں وہ ہم سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ ہم نے اُن ہی کا نام استعمال کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! لیکن یہ سوال cancel ہونا نہیں بنتا۔ آئندہ اس کا خیال رکھیں گے۔ دوبارہ نہیں لکھیں گے۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے کہ ان کا سوال cancel کر دیں۔ وہ کس وجہ سے یہ رانا صاحب سے پوچھ لیں۔ وہ former Speaker ہیں ہم نے اُن کی عزت کا خیال رکھنا ہے۔ اب اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔ جی، رانا منور حسین صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں سٹون کرشنگ کی وجہ سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

***3497: رانا منور حسین:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ تحفظ ماحول نے کان کنی و معدنیات کے ٹھیکیداروں سے کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں وصول کی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر محکمہ تحفظ ماحول نے خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے مائن ایریا میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کا Level بہت زیادہ High ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی جس کی بڑی وجہ مائن ایریا میں سٹون کرشنگ ہے ان پر کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) معدنیات اور کان کنی کے ٹھیکوں کا کام محکمہ معدنیات کروا رہا ہے اور ٹھیکہ جات کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے۔

(ب) معدنیات کے ٹھیکہ کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے اور سال 19-2018اور 20-2019میں کسی منصوبہ پر محکمہ ماحول نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) مائن ایریا میں کان کنی اور کرشنگ کی وجہ سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل کی طرف سے -/3410000 روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے۔ اور نئے کیس بھی مرتب کئے جا رہے ہیں۔

(د) سٹون کرشنگ ایریا میں فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس ضمن میں بعض اوقات عوامی شکایت بھی وصول ہوتی ہے۔ دفتر ہذا نے محدود وسائل اور سٹاف کے باوجود فضائی آلودگی پیدا کرنے والے سٹون کرشرز کے خلاف تحفظ ماحول قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل کی طرف سے -/3410000 روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے اور نئے کیس بھی مرتب کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر محکمہ تحفظ ماحول نے خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں۔ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ معدنیات کے ٹھیکہ جات کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے اور سال 19-2018اور 20-2019 میں کسی منصوبہ پر محکمہ ماحول نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے؟ اب اس میں ایک ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح سے سید عثمان محمود صاحب نے ایک detailed question کیا اور منسٹر صاحب نے اس کا بڑا

اچھا جواب دیا اب میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو Stone Crushing Industry پورے پنجاب میں ہے آپ کے ضلع میانوالی میں بھی ہے، خوشاب میں بھی ہے، سرگودھا میں بھی ہے، اٹک میں بھی ہے، چکوال میں بھی ہے، جہلم میں بھی ہے اور راولپنڈی میں بھی ہے۔ آپ جنوبی پنجاب کی طرف چلے جائیں تو وہاں ڈیرہ غازی خان میں جو سخی سرور مارکیٹ ہے وہ بھی بہت بڑی established market ہے۔

جناب سپیکر! Stone Industry انسانی زندگی کے لئے بڑی خطرناک ثابت ہو رہی ہے جس طرح سے ابھی pollution کے بارے میں، لاہور کے بارے میں سوالات آئے ہیں اور آپ نے very kind اُس پر اپنے orders فرمائیں ہیں اور وزیر پارلیمانی امور نے اُس کو بڑے اچھے طریقے سے take up کیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اس میں بھی serious notice لینے کی ضرورت ہے اگر آپ خصوصی توجہ فرمائیں گے تو یہ انسانی زندگیاں بچ سکیں گی، آبادی کے اندر crushers لگے ہوئے ہیں، آبادی سے ملحقہ mines موجود ہیں، پہاڑیاں موجود ہیں وہاں سے بے تحاشہ pollution لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! کیا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کرشرز کو وہاں سے ہٹایا جائے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ان کرشرز کو وہاں سے ہٹایا جائے کیونکہ لاکھوں لوگوں کا روزگار اس بزنس سے وابستہ ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! پھر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا صرف اتنا کہنا ہے کہ وہاں پر safety measures adopt کئے جائیں۔ میں نے اپنے سوال میں بھی یہی منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میں ایک ضمنی سوال اور کروں گا پہلے منسٹر صاحب سے اس سوال کا جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ safety measures adopt کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! کیا جہاں پر کرشرز لگے ہوئے ہیں وہاں پر safety measures adopt کئے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل معزز رکن نے درست فرمایا ہے کہ سٹون کرشر سے اٹھنے والی دھول سے آلودگی پیدا ہوتی ہے اور ہم نے ان کے خلاف کارروائی بھی کی ہے۔ Punjab Environmental Tribunal نے مختلف یونٹس پر جرمانہ بھی کیا ہے۔ دوسرا 26 ایسے یونٹس ہیں جن کو ہم نے seal بھی کیا ہے لہذا محکمہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہے کہ جو بھی آلودگی پھیلانے والے یونٹس ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ معزز رکن کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم پالیسی لے کر آ رہے ہیں، اس میں ہم مزید اقدامات کریں گے اور ہم اپنی کارکردگی کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی جس کی بڑی وجہ مائن ایریا میں سٹون کرشنگ ہے ان پر کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ تو مجھے اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ سٹون کرشنگ ایریا میں فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس ضمن میں بعض اوقات عوامی شکایات بھی موصول ہوتی ہیں۔ دفتر ہذا نے محدود وسائل اور سٹاف کے باوجود فضائی آلودگی پیدا کرنے والے سٹون کرشرز کے خلاف تحفظ ماحول قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو Punjab Environmental Tribunal کی طرف سے 34 لاکھ 10 ہزار روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے اور نئے کیس بھی مرتب کئے جا رہے ہیں۔ میں اس حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں کہ صرف سرگودھا میں ایک ہزار کے قریب سٹون کرشنگ انڈسٹری لگی ہوئی ہے اور جو باقی صوبہ کے مختلف اضلاع میں انڈسٹریز لگی ہوئی ہیں اس کی تعداد اگر گنی جائے تو وہ دو ہزار سے زائد بنتی ہے تو جس طرح سے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے---

جناب سپیکر: Order in the House منسٹر صاحب! آپ مہربانی کریں ادھر دیکھیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! آپ پہلے House in order فرمالیں میں پھر اس کے بعد بات کرلوں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! House in order ہو گیا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ اچھی بات ہے کہ Environmental Policy آرہی ہے اور یقیناً اس پر عمل بھی ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پبلک کے جو current issues ہیں ان میں environment سب سے اہم issue ہے۔ جس طرح سے ہمیں لوگوں کو roads provide کرنی ہیں اور لوگوں کو communication دینی ہے اسی طرح سے environment بھی بہتر کرنے کی بہت شدید ضرورت ہے اور خاص طور پر لاہور، فیصل آباد، ملتان، کراچی اور بڑے شہروں میں جو سٹون کرشنگ انڈسٹریز ہیں وہاں بھی فضائی آلودگی کم کرنے کی ضرورت ہے ان پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جی، بالکل آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ کب تک اس پر عملدرآمد کروائیں گے اور کب تک یہ پالیسی سامنے آئے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کب تک یہ پالیسی آنے کی توقع ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): میں نے یہ گزارش کی ہے کہ 34لاکھ روپے جرمانے کے ساتھ ساتھ 26یونٹس seal بھی کئے ہیں ہمارے پاس جتنی manpower ہے اس کے ساتھ ایک ہزار یونٹس کے خلاف بیک وقت کارروائی کرنا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم کارروائی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جب نئی بھرتی کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے کام کو expedite کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! تو مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ آپ سٹون کرشنگ انڈسٹری کے خلاف کارروائی کریں بلکہ ان کو educate کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ environment کو بہتر کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! وہ well to do people ہیں وہ انکم ٹیکس اور sales tax pay کرتے ہیں اور وہ محکمہ مائیز کو بروقت اپنی اقساط ادا کرتے ہیں اور وہاں پر سڑکیں بہترین ہونے کا پوری طرح سے process جاری ہے۔ وہاں پر environment بہتر ہو جائے صرف اس حوالے سے لوگوں کو محکمہ تحفظ ماحول educate کر دے بلکہ اس کام کے لئے وہاں پر لوگ خود اپنے پیسے خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کہ لوگوں کو educate کرنا چاہئے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! محکمہ کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو educate کرنے کے لئے وہاں پر کیمپس لگائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! لاہور میں محکمہ کے جو ڈائریکٹر جنرل policies بناتے ہیں یا یہاں پر بیٹھ کر instructions دیتے ہیں تو ان کو field میں جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ محکمہ کو وہاں پر کیمپس لگانے چاہئیں اور وہاں پر لوگوں کو educate کرنا چاہئے۔ Environment کو بہتر کرنے کے لئے ہر کسی کا role ہونا چاہئے۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3535 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب question hour ختم ہوتا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ میں انسپکٹر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر تعیناتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2241: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میں انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ میں انسپکٹر کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کس سکیل میں کتنے انسپکٹر تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1998 میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر آج 20 سال بعد بھی گریڈ 13 میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان انسپکٹرز کو سرکاری وہیکل کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں بہتر سرانجام دے سکیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ میں انسپکٹر کی منظور شدہ اسامیاں اور ان کی تعیناتی درج ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	نام اسامیاں	تعداد اسامی	تعیناتی	خالی اسامیاں
1۔	سینئر انسپکٹر (BS-16)	01	01	0
2۔	انسپکٹر (BS-13)	09	05	04

(ب) یہ درست نہ ہے 1998 میں کوئی انسپکٹر ادارہ تحفظ میں بھرتی نہیں ہوا۔ تاہم 1997 میں درج ذیل انسپکٹر بھرتی ہوئے تھے۔

(i) محمد عامر ارشاد (ii) عبدالرؤف (iii) محمد بابر خاں

جو کہ آج کل بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر رحیم یار خان، مظفر گڑھ اور بہاولنگر میں تعینات ہے مزید برآں عرض ہے کہ اس کے بعد ادارہ ہذا میں انسپکٹر 2009 میں بھرتی ہوئے تھے۔ تاہم موجودہ سروس رولز 2011 کے مطابق تمام اہل انسپکٹر جو معیار پر پورے

اتر رہے ہیں ان کی پروموشن بطور سینئر انسپکٹر (BS-16) کے لئے ڈی پی سی کا انعقاد جلد ہو رہا ہے۔

ج) محکمہ نے تمام انسپکٹر کو پہلے ہی سرکاری موٹر سائیکل فراہم کر رکھی ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کی وجہ سے ہوا پانی اور ماحول میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2899: **محترمہ طحیانون:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سابقہ 19-2018 سال میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری سے ہوا، پانی اور ماحول میں داخل ہونے والے آلودہ مواد کو محدود کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کے لوگوں کی آلودگی کے بارے میں کوئی تربیت کی ہے؟

(ج) کیا چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کو آلودگی پیدا نہ کرنے کے سلسلے میں کوئی امداد فراہم کی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ماحولیات کی ٹیمیں صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں مسلسل کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ غیر معیاری ایندھن استعمال کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ لاہور، شیخوپورہ اور دیگر اضلاع کی مختلف سٹیل انڈسٹریز میں محکمہ نے 42 ڈرائی سکربرز (Dry Scrubbers) اور 432 Wet Scrubbers لگوائے ہیں جو فضائی آلودگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ محکمہ نے پرانی ٹیکنالوجی پر بھٹہ بنانے پر پابندی عائد کر دی اور 592 بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروادیا ہے۔ پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے 661 بھٹوں کو بند کیا گیا، 268 صنعتی یونٹوں کے خلاف آلودگی پھیلانے پر FIRs درج کروائی گئی، 2364 صنعتی یونٹوں کو آلودگی کنٹرول کرنے کے آرڈر جاری کئے گئے۔

محکمہ نے پنجاب کے مختلف علاقوں میں 10 لاکھ پودے لگوائے۔ ادارہ ہذا کے درج بالا اقدامات کی وجہ سے کافی حد تک ماحولیاتی آلودگی کا خاتمہ کر دیا ہے اور اس میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

محکمہ نے آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے پورے پنجاب کی انڈسٹریز کے گندے پانی کا اخراج کرتے ہیں اور جو انڈسٹریز محکمہ کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرتی ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ تمام شوگر ملز کو گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے پلانٹ لگانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ محکمہ ہذا تمام سیمنٹ فیکٹریوں کے ساتھ مل کر پانی کا دوبارہ استعمال، زمینی پانی کو ریچارج کرنے اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے بھی اقدامات کر رہا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر تشکیل پانے والے واٹر کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں پانی آلودہ اور ضائع کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے جس کے تحت 72 فیکٹریوں کو بند کیا گیا اور مزید کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

(ب) محکمہ نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے نیپالی ماہرین کے ذریعے 2 ٹریننگز اور مقامی ماہرین کے ذریعے 3 ٹریننگز کروائی جس کے نتیجہ میں 592 بھٹے نئی ٹیکنالوجی پر منتقل ہوئے اور مزید کی منتقلی کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے لئے ترقیاتی بجٹ (Development Fund) کی مد میں یا انڈسٹری کی امداد کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی جاتی ہے تاہم محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے فیکٹریوں کو آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے کے لئے ہدایات جاری کرتا ہے۔ البتہ پرانی ٹیکنالوجی کے بھٹوں کو نئی ٹیکنالوجی پر منتقلی کے لئے آسان شرائط پر قرضہ جات کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

میڈیا اور سوشل میڈیا پر پلاسٹک پر پابندی کی کوریج اور پابندی کے نوٹیفکیشن کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***2900: محترمہ طحیانون:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

محکمہ کی جانب سے حال میں میڈیا اور سوشل میڈیا پر پلاسٹک پر پابندی کو کوریج دی جا رہی ہے یہ کس اختیار کے تحت اس پابندی کو کب نوٹیفائی کیا گیا ہے اور پلاسٹک کی کون سی مخصوص قسم پر پابندی لگائی جارہی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

پلاسٹک اور اس سے بنی ہوئی اشیاء خصوصاً پلاسٹک بیگ جنہیں عرف عام میں شاپنگ بیگ یا شاپر کہا جاتا ہے۔ آلودگی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس آلودگی کو روکنے کے لئے میڈیا پر پلاسٹک کے استعمال کی حوصلہ شکنی کے لئے وقتاً فوقتاً کوریج کی جاتی ہے۔ اس مہم میں باریک شاپنگ بیگ کے استعمال کی خصوصاً حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

کسانوں کو مونجی کے مڈھ کو آگ لگانے کے متبادل مشینری کی فراہمی کے لئے حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*2984: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال اکتوبر نومبر کے ماہ میں مونجی کے مڈھ کو کسان آگ لگا کر جلاتے ہیں جو کہ سموگ کا باعث بنتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال اکتوبر / نومبر میں جب سموگ زیادہ ہو جاتی ہے تو محکمہ تحفظ ماحول والے مونجی کے مڈھ کو آگ لگانے والے کسانوں کے خلاف پرچے درج کروا دیتے ہیں اور اس کا متبادل انتظام کرنے کے لئے کسانوں کو کوئی رعایت یا سبسڈی یا زیرو ٹر یج ہیپی سیڈر خریدنے کے لئے قرض فراہم نہیں کیا جاتا؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ تحفظ ماحول مونجی کے کاشتکاروں کو سبسڈی یا زیرو ٹر یج ہیپی سیڈر مشین خریدنے کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسان مونجی کی باقیات کو آگ لگانے کی بجائے اس کو دوسرے طریقہ کے تحت dispose of کر سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہر سال اکتوبر نومبر کے ماہ میں اگلی فصل کی بجائی کے لئے کھیتوں کو خالی کرنے کی غرض سے کسان مونجی کے مُڈھ کو آگ لگا کر جلاتے ہیں جو کہ سموگ کا باعث بنتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جب سموگ زیادہ ہو جاتی ہے تو سموگ پالیسی کے تحت محکمہ زراعت توسیع والے مونجی کے مُڈھ کو آگ لگانے والے کسانوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور محکمہ تحفظ ماحول والے ضلعی انتظامیہ کے ذریعے ان کے خلاف پرچے کروا دیتے ہیں۔
کسانوں کو سبسڈی وغیرہ کے حوالے سے جواب محکمہ ماحولیات سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) اس سوال کا جواب محکمہ زراعت ریسرچ اور محکمہ زراعت توسیع سے متعلقہ ہے۔

سموگ کے محرکات سے نمٹنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3535: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھان کی فصل کی باقیات کو آگ لگا کر ماحول کو آلودہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زمینداروں نے محکمہ ماحولیات کی نااہلی اور غفلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دھان کی فصل کی کٹائی کے بعد باقیات کو آگ لگا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت وقت دھان کی فصل کی کٹائی کے بعد لگائی جانے والی آگ جو سموگ کا بہت بڑا سبب ہے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مختلف علاقوں میں کچھ زمیندار دھان کی فصل کی باقیات کو آگ لگا دیتے ہیں۔ جس سے ماحول آلودہ ہوتا ہے۔ تاہم فصلوں کو آگ لگا کر آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف دفعہ 144 کی خلاف ورزیوں پر FIRs درج کرانے سے آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملی۔

(ب) فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے کے واقعات کو چیک کرنا محکمہ زراعت اور ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے اور مذکورہ محکمہ جات اس سلسلے میں چیکنگ کے بعد دفعہ 144 کے تحت FIRsوغیرہ درج کرواتے ہیں۔

(ج) اس سال سموگ پیریڈ کے دوران پنجاب کے مختلف اضلاع میں فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے پر کُل 620 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

لاہور: مومن پورہ میں دھواں چھوڑنے اور گندا پانی بہانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3804: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مومن پورہ لاہور کی فیکٹریوں سے جو Usedواٹر نکلتا ہے اس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک مذکورہ علاقے سے محکمہ نے فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے ہیں یا ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس علاقہ سے دھواں چھوڑنے والی فیکٹریاں اور گندا پانی بہانے والی فیکٹریوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مومن پورہ لاہور کا علاقہ زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز اور سٹیل فرنسز پر مشتمل ہے۔ان فیکٹریوں میں کسی بھی قسم کے Used Water کا اخراج نہیں ہوتا ہے۔اور نہ ہی کسی قسم کے کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔پراڈکٹ بنانے کے لئے پانی کو ری سائیکل کر کے لگاتار استعمال میں لایا جاتا ہے البتہ اگر کوئی فیکٹری Used Water بغیر ٹریٹمنٹ کے ڈسچارج کرے گی تو اس کے خلاف بھی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔البتہ یہ فیکٹریاں دھواں کی شکل میں فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہیں جن کے خلاف محکمہ ہذا کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) ان فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کروانا ماحولیاتی قانون کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور ضلعی حکومت سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا گزشتہ سالوں سے لگاتار ایسی فیکٹریوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لارہا ہے جو کہ دھواں اور فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ اکتوبر 2019 سے لے کر اب تک 313 فیکٹریوں کو سیل جبکہ 110 فیکٹری مالکان کے خلاف FIR درج کروائی جاچکی ہیں۔ مزید یہ کہ گزشتہ ماہ یعنی جولائی 2020 سے اب تک 335 فیکٹریوں کو Envrionmental Commission کے ساتھ مل کر نوٹسز جاری کئے جاچکے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان: گزشتہ 5 سالوں میں فضائی اور آبی آلودگی کی اوسطاً شرح سے متعلقہ تفصیلات

*3853: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں گزشتہ پانچ سالوں میں فضائی اور آبی آلودگی کی اوسطاً سطح کیا رہی سال وار الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ کس طرح کے اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کی فضائی آلودگی جانچنے کی استعداد کار متعلقہ آلات نہ ہونے کی وجہ سے محدود ہے اس لئے فضائی آلودگی کی مسلسل جانچ پڑتال تمام ضلعوں میں نہیں کی جارہی ہے۔ البتہ محکمہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب ورلڈ بنک کے مالی تعاون سے 200 ملین ڈالر سے 30 فضائی آلودگی جانچنے کے سٹیشن لگا رہا ہے جس میں رحیم یار خان بھی شامل ہے۔

آبی آلودگی کی جانچ کے لئے ضلع رحیم یار خان میں ایک لیبارٹری قائم کر دی گئی ہے۔ مزید برآں محکمہ ہذا پنجاب کی آبی آلودگی جانچنے کے لئے 15 واٹر کوالٹی مانیٹرنگ یونٹس لگا رہا ہے جو کہ زیر زمین اور سطح پر موجود آبی ذخائر کو باقاعدہ مانیٹر کریں گے۔

(ب) مختلف فیکٹریوں کے 112 نمونہ جات EPA لیبارٹری رحیم یار خان میں چیک کئے گئے۔ جن کے رزلٹ کی بنیاد پر مندرجہ ذیل کارروائی کی گئی۔

1۔ انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہوئے	139
2۔ کیسز ماحولیاتی عدالت میں بھجوائے	21
3۔ کیسز جو گرین کورٹس بھجوائے گئے	201
4۔ یونٹس کو بند کیا گیا	12
5۔ FIRs درج کروائی گئیں	29
6۔ دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے چالان کئے گئے	4858
7۔ گاڑیوں کو جرمانہ کیا گیا	1457400

رحیم یار خان محکمہ تحفظ ماحول کے عملہ اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3854: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) دفتر میں موجود عملہ کے نام، عہدہ تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ آلات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر 15-A ماڈل ٹاؤن تحصیل و ضلع رحیم یار خان میں واقع ہے۔

(ب) دفتر ہذا میں موجود عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر ہذا میں ایک گاڑی سوزوکی کلٹس 2011 ماڈل ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے ای پی اے کی لیبارٹری موجود ہے۔ جس میں فراہم کردہ آلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی میں لگائی جانے والی فیکٹریوں کے دھواں اور ویسٹ کے نامناسب اخراج سے متعلقہ تفصیلات

*4297: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقبول روڈ، المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی فیصل آباد میں ڈائینگ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان کا استعمال شدہ پانی Bore کر کے زیر زمین ڈالا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے مالکان نے واسا سے فرضی NOC لے کر واسا کے سیور یج سسٹم میں اپنا استعمال شدہ مضر صحت پانی ڈالا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں کی چمنیوں میں سے جو دھواں خارج ہوتا ہے اس کی وجہ سے لوگ بیمار ہو رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ فیکٹریاں رہائشی علاقہ جات میں بنائی گئی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے ویسٹ کا بھی ان فیکٹریوں نے مناسب انتظام نہیں کرر کھا ہے؟

(و) کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے ان کو جرمانہ کرنے اور مسلسل خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ وہاں پر ڈائینگ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں لیکن ان کا پانی واسا کی سیور یج لائن میں ڈالا جارہا ہے۔ ان کا استعمال شدہ پانی Bore کر کے زمین میں نہیں ڈالا جارہا ہے۔ ایریا انسپکٹر ہمراہ فیلڈ اسسٹنٹ کی وزٹ، سروے، انسپکشن رپورٹ / سرٹیفکیٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس علاقے میں تقریباً ستائیس فیکٹریاں قائم ہیں۔ ایریا انسپکٹر نے فیکٹری مالکان کے پاس واسا کے NOC کو چیک کر لیا ہے۔ جو کہ موجود ہیں۔ تاہم فیکٹریوں کے معائنہ پر سیکشن 11 کی خلاف ورزی پائی گئی ہے۔ قانونی کارروائی کے تحت 16 فیکٹریوں کے خلاف EPO Compliance Report زیر عمل ہیں مزید یہ کہ 3 فیکٹریوں کو Hearing Notices جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ 08 فیکٹریوں کی Site Inspection Reports

تیار کر لی گئی ہیں جس کے تحت مزید قانونی کارروائی جاری ہے تمام لسٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ صحت اور دیگر اداروں کی طرف سے آج تک کوئی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ کسی بھی قسم کی رپورٹ موصول ہونے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ PEQS کی تعمیل نہ ہونے کی صورت میں زیادہ دھواں خارج کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس علاقے میں قائم فیکٹریاں 1997 سے قبل قائم ہو چکی تھیں جن کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کے سیکشن 12 کے تحت NOC درکار نہ ہے۔ مزید یہ کہ اس علاقے میں رہائشی آبادیاں فیکٹریوں کی تعمیر کے بعد قائم ہوئیں تاہم محکمہ ماحولیات سیکشن 11 کی خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لا رہا ہے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ان فیکٹریوں کی وقتاً فوقتاً انسپکشن کی جارہی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ جس کی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

(و) خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔ قانون کے مطابق فیکٹریوں کو جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ معطلی و بندش دونوں شامل ہیں۔ ان فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کا status اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

لاہور: افشاں پارک احمد پور ٹاؤن میں دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

4306*: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں موجودہ سال کے دوران کتنی فیکٹریوں اور ملز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جو کاربن کا استعمال کرتی ہیں اور ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں؟

(ب) افشاں پارک احمد پور ٹاؤن روڈ لاہور پر کتنی فیکٹریاں اور ملز ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) حکومت نے لاہور کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا کا دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ اور کاربن استعمال کرنیوالی ملز کو سیل بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ ماحولیات نے دھواں چھوڑنے اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال پر جون 2019 تا مارچ 2020 (Covid -19) سے پہلے 313 فیکٹریوں کو سیل کیا۔ جبکہ 101 آلودگی پھیلانے کے ذمہ داران کے خلاف FIR درج کروائی گئی۔ مزید بر آں محکمہ ہذا فضائی آلودگی کا سبب بننے والی فیکٹریوں کی لگاتار مانیٹرنگ رکھے ہوئے ہے اور خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے گا۔

(ب) افشاں پارک اور احمد ٹاؤن میں چار چار فیکٹریاں قائم ہیں۔ احمد ٹاؤن میں مندرجہ ذیل 04 فیکٹریاں واقع ہیں۔ (1) عمران سراج سٹیل (2) فقیر سٹیل ملز (3) اشرف سٹیل ملز اور (4) اجمیر سٹیل واقع ہیں۔ ان کو سیل کیا گیا اور FIR بھی درج کروائی گئی ہے۔
افشاں پارک میں مندرجہ ذیل فیکٹریاں واقع ہیں (1) مقصود سٹیل ملز، (2) اختر فور مین، (3) اللہ دتہ سٹیل ملز واقع ہے۔ ان فیکٹریوں کو سیل کیا گیا اور FIR بھی درج کروائی گئی ہے۔

(ج) محکمہ نے ماحول کو آلودہ کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ کاربن پوڈر پر مکمل پابندی لگا رکھی ہے۔ کارروائی کے نتیجہ میں اب تک 186 Wet Sucrubber اور 32 عدد Dry Sucrubber جیسے آلودگی کم کرنے والے آلات لگائے جا چکے ہیں۔ مزید یہ کہ بھٹوں کے دھواں کو کنٹرول کرنے کے لئے اب تک کارروائی جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں 62 بھٹے زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون

سے کارروائی کی جا رہی ہے جس سے ماحول میں کافی حد تک بہتری آئی ہے۔ جس سے فضائی آلودگی کے انڈکس (AQI) میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

ملتان: پی پی-281 میں ٹیکسٹائل ملز کے کیمیکل ملا پانی کو نہروں میں چھوڑے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4341: **ملک واصف مظہر**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان میں پینے کے صاف پانی کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) پی پی-218 ملتان میں لگی ہوئی ٹیکسٹائل ملز کے کیمیکل لگا پانی نہروں میں جا رہا ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ج) Drill کر کے کیمیکل والا پانی نیچے صاف پانی میں چھوڑا جا رہا ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) شہری حدود میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی واسا (ایم ڈی اے) کی ذمہ داری ہے جبکہ دیہی علاقہ جات میں متعلقہ میونسپل / ٹاؤن کمیٹیوں کی ذمہ داریوں میں شامل ہے تاہم محکمہ ماحولیات پنجاب ماحولیاتی معیار (PEQS) سے زائد پیرامیٹرز کا ویسٹ واٹر خارج کرنے والی انڈسٹریز سے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوانے کی ہدایات جاری کرتا ہے۔ محکمہ ہذا کی کاوشوں سے کوکا کولا، پیپسی نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوائے ہیں۔ محکمہ ان کاوشوں کا دائرہ مزید بڑھا رہا ہے۔

(ب) پی پی-218 میں ٹیکسٹائل، ویونگ اور سپننگ ملز قائم ہیں۔ ان فیکٹریوں میں پانی کو کولنگ مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان ٹیکسٹائل ملز میں ڈائینگ کا عمل نہیں کیا جاتا۔ کولنگ واٹر اور باتھ روم سے خارج ہونے والے پانی کو یہ فیکٹریاں کچے Lagoons میں سٹور کرتی ہیں اور زرعی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ اس پانی

کے ٹیسٹ کے لئے سیمپلز لے لئے گئے ہیں۔ان فیکٹریوں کو پکے Lagoons بنانے کے لئے محکمہ نے کارروائی شروع کی ہے۔ تاکہ Seepage سے بچا جاسکے۔

(ج) محکمہ نے اس سلسلہ میں سروے کیا ہے جس میں Drill کرکے کیمیکل والا پانی نیچے صاف پانی میں چھوڑے جانے کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔ تاہم نشاندہی ہونے کی صورت میں محکمہ ضابطے کی کارروائی کرے گا۔

ضلع راجن پور: محکمہ تحفظ ماحول میں ملازمین، گاڑیوں اور فراہم کردہ آلات سے متعلقہ تفصیلات

*4729: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) دفتر میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ آلات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر عبدالحکیم کالونی کچہری روڈ پر واقع ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	ڈومی سائل
1۔	سید اشفاق حسین شاہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)	بی ایس ای (کیمیکل انجنیئرنگ)	ڈی جی خان
2۔	عبدالستار	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	میٹرک سائنس	رحیم یار خان
3۔	عارف حسین	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	بی ایس ای (آنرز)	راجن پور
4۔	شاہد حنیف	ڈرائیور (BS-04)	میٹرک	مظفر گڑھ
5۔	مسرت حسین	نائب قاصد (BS-02)	ایف اے	راجن پور
6۔	محمد اقبال	چوکیدار (BS-02)	مڈل	رحیم یار خان
7۔	ظفر حسین	سینٹری ورکر	میٹرک	راجن پور

(ج) ضلع راجن پور محکمہ ماحولیات کے دفتر میں ایک گاڑی ہے (Suzuki Liana RPG-1001)

(د) (1) مائیکرو گیج میٹر پولی تھین بیگز (Micro Gage meter polythen begs) کی جانچ پڑتال کے لئے۔

(2) نائز لیول میٹر (Noise level meter)

(3) رنگلمین سکیل فار سموک اوپیسٹی (Ringlemen Scale for smoke opacity)

(4) مانیٹرنگ آف ایمنشن انوائرنمنٹ لیبارٹری اور ویسٹ واٹر سیمپلینگ یونٹ ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات لیبارٹری رحیم یار خان میں موجود ہے۔

نئے صنعتی زون کے قیام کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو محکمہ ماحول کی طرف سے جاری کردہ این او سی سے متعلقہ تفصیلات

***5023: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے 20-2019 کے دوران نئے صنعتی زون کے قیام کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو کتنے NOC جاری کئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے NOC جنگلات اور زراعت کے لئے موزوں زمین پر انڈسٹری لگانے کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا نے 20-2019 کے دوران درج ذیل صنعتی زون کو محکمانہ NOC جاری کئے ہیں

i۔ JW سنز پرائیویٹ لمٹیڈ (سپیشل اکنامک زون) پاجیاں رائیونڈ روڈ لاہور

ii۔ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی نزد ساہیانوالہ انٹرچینج M-3 موٹروے، فیصل آباد

iii۔ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ، بہاولپور

اس کے علاوہ 22-2020 میں درج ذیل صنعتی زون کو محکمانہ NOC جاری کئے ہیں

i۔ انڈسٹریل پارک پرائیویٹ لمٹیڈ (سپیشل اکنامک زون) تالاب سرائے، لاہور

ii۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، وزیر آباد، گوجرانوالہ

iii۔ چیلنج سپیشل اکنامک زون، فیروزپور روڈ، پانڈوکی، لاہور

iv۔ سپیشل اکنامک زون، انجینئرنگ ڈائمنشنز، لاہور۔اسلام آباد موٹر وے، شیخوپورہ

(ب) اجازت نامہ صنعتی زون موزوں جگہ پر بنانے کے لئے دیئے گئے ہیں

اوکاڑہ: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر، ملازمین اور آبی و فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*5178: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے پاس آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے کیا کیا مشینری ہے؟

(ب) مالی سال20-2019 کی اس ضلع کی کارکردگی رپورٹ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) مالی سال20-2019 میں کتنی رقم ملی تھی اور کس کس پراجیکٹ میں خرچ کی ہے اس کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس مالی سال کے دوران اس ضلع میں آلودگی کے خاتمہ کی آگاہی مہم پر کتنی رقم خرچ کی گئی اور آگاہی مہم کس کس طرح کی گئی؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم ملی ہے اور کس کس مد کے لئے ملی ہے کون کون سے کام شروع کئے جائیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں ماحولیات کا صرف ایک ہی ضلعی دفتر ہے جس میں سٹاف کی تعداد 10 ہے ان میں سے پانچ officer/official فیلڈ ڈیوٹی سے متعلق ہیں(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ آبی آلودگی روکنے کے لئے محکمہ ماحولیات اوکاڑہ کے پاس کوئی مشینری نہیں ہے۔

(ب) مالی سال20-2019 :

بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی میں منتقلی کے لئے 380 بھٹوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے، 250 بھٹوں کو آرڈر جاری کئے گئے، 30 کیس ٹربیونل میں فائل کئے، FIRs:

32درج کروائی گئیں اور 59 بھٹوں کو گرین ٹیکنالوجی زگ زیگ میں تبدیل کروایا گیا فضائی آلودگی کا باعث بننے والے دیگر 97 یونٹس کو نوٹس جاری کئے گئے،105 صنعتوں کی رپورٹس EPA Head Qurter کو بھجوائی گئیں محکمہ ماحولیات کو 20-2019 میں کل 103 عوامی شکایات موصول ہوئیں جن میں PMDU 70 پر اور بقایا 33 براہ راست موصول ہوئیں۔ تمام شکایات کو قانون کے مطابق ضروری کارروائی کے بعد حل کر دیا گیا۔31ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔ ڈینگی کو کنٹرول کے سلسلے میں 7911 پوائنٹس کا سروے کیا گیا اور ڈینگی SOP پر عمل کرایا گیا اور 15 FIRs بھی کروائی گئیں عوامی آگاہی کے لئے آگاہی واک اور معلوماتی موادلوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ کوروناوبا کے سلسلے میں صنعتی یونٹس کو چیک کیا گیا اور دفعہ 144 پر عمل درآمد کو یقینی بنایا عوامی آگاہی کے سلسلے میں مساجد میں اعلانات کروانے کے ساتھ ساتھ صنعتی یونٹوں کو کورونا کے پھیلنے کی روک تھام سے متعلق آگاہ کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے 1800 درخت لگوائے گئے اس کے علاوہ کورونا اور ڈینگی کے سلسلے میں متعدد میٹنگز میں شرکت کیں۔

مالی سال 21-2020:

32 بھٹوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے،08 بھٹوں کو آرڈر جاری کئے گئے،110FIRs: درج کروائی گئیں اور 294 بھٹوں کو گرین ٹیکنالوجی (Zig Zag) میں تبدیل کروایا گیا فضائی آلودگی کا باعث بننے والے دیگر 73 یونٹس کو نوٹس جاری کئے گئے،105 اور FIR's=20 کروائی گئیں۔34 صنعتوں کی رپورٹس EPA Head Qurter کو بھجوائی گئیں محکمہ ماحولیات کو 21-2020 میں کل 92 عوامی شکایات موصول ہوئیں۔ تمام شکایات کو قانون کے مطابق ضروری کارروائی کے بعد حل کر دیا گیا۔35ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔ ڈینگی کو کنٹرول کے سلسلے میں 3149 پوائنٹس کا سروے کیا گیا اور ڈینگی SOP پر عمل کرایا گیا اور 06 FIRs بھی کروائی گئیں عوامی آگاہی کے لئے آگاہی واک اور معلوماتی مواد لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے 11950

درخت لگوائے گئے۔اوراس کے علاوہ کورونااور ڈینگی کے سلسلے میں متعدد میٹنگز میں شرکت کیں۔دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چیکنگ ہمراہ ٹریفک پولیس Vehicle Impounded: 143, FIRs: 03 Checked:3055 Fine 316500 Chellan:928 کیا گیا۔ماحولیاتی آگاہی کے سلسلے میں اوکاڑہ یونیورسٹی اورDHQ، بھٹہ یونین کے ساتھ میٹنگزاور لیکچرز دیئے گئے۔

مالی سال2021-22:

131 بھٹوں کو Rs. 68,29,000 /-لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا،4 بھٹہ جات سیل کئے گئے ہیں اور04 =FIR بھٹہ جات پر کیں۔298 بھٹہ جات کوزگ زیگ ٹیکنالوجی پر آپریشن کے متعلق چیک کیا گیا۔اس کے علاوہ10 بھٹوں کے چلان ماحولیاتی ٹریبونل پنجاب لاہور میں بھجوائے گئے جن کو Rs. 195000 /-روپے جرمانہ کیا گیااور فضائی آلودگی کا باعث بننے والی صنعتی یونٹس کو Rs. 350000/-لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا،5یونٹس سیل کئے گئے اور4 یونٹس کے خلاف FIR کا اندراج کیا گیا۔ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔09 ہسپتالوں کے چلان ماحولیاتی ٹریبونل پنجاب لاہور میں بھجوائے گئے جن کو Rs. 70000 /- روپے جرمانہ کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے10,800 درخت لگوائے گئے۔دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چیکنگ ہمراہ ٹریفک پولیس Vehicle Impounded: 440, Checked: 9735 Fine Rs. 857300 Chellan:2347 کیا گیا۔

(ج) مالی سال2019-20 میں آلودگی کی روک تھام کی مد میں کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

(د) محکمہ نے بغیر کوئی رقم خرچ کئے اپنی مدد آپ کے تحت عوامی آگاہی مہم چلائی جس میں تمام فیکٹری مالکان کے ساتھ میٹنگز کی گئیں ان کو آبی اور فضائی آلودگی کے بارے میں بتایا گیااور ہر فیکٹری مالک کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنی فیکٹری کے گیٹ پر فلیکس لگائے جس پر فضائی آلودگی اور سموگ کی معلومات اور ان کو کنٹرول کرنے کا طریقہ لکھا جائے اور فیکٹریوں کو آلودگی کم کرنے کے طریقوں کے مطابق چلایا جائے۔ عوامی سطح پر 2

یونیورسٹی، 2 کالج اور 8 سکولوں میں طلباء و طالبات کو لیکچر دیئے جن میں بچوں کو آلودگی کے بارے میں بتایا گیا۔

(ہ) مالی سال 2020-21 میں بھی آبی اور فضائی آلودگی کی روک تھام کی مد میں کوئی رقم نہیں دی گئی۔ تاہم پچھلے سال کی طرح اس سال بھی محکمہ عوامی آگاہی پر کام کر رہا ہے۔

نارووال قصبہ کنجروڑ میں بور کر کے گندا پانی زیر زمین ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

***5344: جناب منان خان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زیر زمین Used Water ڈالنا غیر قانونی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نارووال کے اکثر شہروں دیہاتوں اور گاؤں میں گندا پانی بور کر کے زمین میں ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ کنجروڑ میں اکثر لوگوں نے گندا پانی بور کر کے زیر زمین ڈالا ہوا ہے؟

(د) کیا حکومت اس بابت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن (ii) میں مقرر کردہ حد سے زائد آلودہ پانی کا اخراج ماحولیاتی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں محکمانہ سروے کے دوران اس طرح کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا نہ ہی ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں سروے میں کوئی بھی ایسا یونٹ نہیں پایا گیا جس نے بور کر کے گندا پانی زیر زمین ڈالا ہوا ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ تحفظ ماحول ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے مضبوط نفاذ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ جیسے ہی اس طرح کی شکایت یا سروے رپورٹ موصول ہوئی تو خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت اور مربوط کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ادارہ برائے تحفظ ماحول کا دائرہ اختیار اور ذیلی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*5364: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے تحفظ ماحول کا دائرہ کار و اختیار کیا ہے نیز اس ادارہ کے تحت کون کون سے ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں مکمل رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ادارہ کی جانب سے ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے رواں سال 2020 میں کیا پالیسی مرتب کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ادارہ کی جانب سے 2018 سے اب تک ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے کتنے پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(د) متذکرہ ادارے کے اشتراک سے دیگر کتنے سرکاری و نیم سرکاری اور نجی ادارے کام کر رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ادارہ برائے تحفظ ماحول کے قیام کا مقصد ماحول کو آلودگی سے پاک کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے متذکرہ ادارہ کے دائرہ اختیار میں قانون برائے تحفظ ماحول پنجاب 1997 کا صوبہ بھر میں نفاذ اور اس قانون کے تحت بننے والے رولز اور ریگولیشنز پر عملدرآمد کروانا ہے۔ اس ادارہ کے تحت کوئی ذیلی ادارے کام نہ کر رہے ہیں۔ تاہم محکمہ کے اپنے 37 ضلعی دفاتر ہیں جو صوبہ بھر کے اضلاع میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے ادارہ کی رواں سال 2020 میں مختصر پالیسی درج ذیل ہے:۔

صوبہ بھر میں پائیدار صنعتی اور شہری ترقی کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کے قانون اور اس کے تحت بننے والے رولز اینڈ ریگولیشنز پر عملدرآمد کروانا

صوبہ بھر میں اینٹوں کے بھٹوں کو ماحول دوست یا زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروانا۔

گاڑیوں کے دھوئیں کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ٹریفک پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کے اشتراک سے سڑکوں پر چلنے والی عوامی گاڑیوں کا معائنہ لازمی کروانا

کسی بھی قسم کی انڈسٹری کے قیام سے قبل تمام ضروری جانچ پڑتال کے بعد این او سی جاری کرنا اور صنعتوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کی مانیٹرنگ کرنا۔

محکمہ کی زیر نگرانی نئے رولز تیار کرنا جو کہ شروع سے ہی التوا کا شکار تھے اور پہلے سے تیار رولز میں ترمیم کرنا جن کی وجہ سے سسٹم میں شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

ون ونڈو سیل کا قیام اور تمام تر متعلقہ ڈیٹا کو آن لائن کرنا تاکہ درخواست گزار ایک ہی ونڈو سے تمام مراحل سے آگاہ رہ سکے۔

عوام الناس میں ماحولیاتی شعور کو اجاگر کرنا۔

تحفظ ماحول کے لئے غیر سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنا۔

صوبہ بھر میں ماحول کی بہتری کے لئے درخت لگانے کی مہم کو آگے بڑھانے کے اقدامات کرنا۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول، پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام کو ایک سٹریٹیجک پلاننگ و امپلیمنٹ یونٹ کے ذریعے مکمل کر رہا ہے۔ اس پروگرام میں محکمہ تحفظ ماحول کے علاوہ پانچ اور محکمے بھی شامل ہیں جن میں فنانس، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ٹرانسپورٹ، انرجی اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ جون 2022 تک حکومت پنجاب کو اس مد میں 92 ملین ڈالر مل چکے ہیں۔ اب تک کی کارکردگی میں سموگ پالیسی، انفارمیشن گائیڈ لائینز، سرکاری ہسپتالوں میں LED لائیٹس اور پنکھے بمعہ سولر سسٹم، سیالکوٹ ٹینری زون کا قیام، چھوٹی اور بڑی صنعتوں کو ماحولیاتی بہتری کے لئے قرضوں کی فراہمی کا طریق کار وضع کرنا، محکمہ ماحول کی جدید گرین دفتری عمارت کی ڈیزائننگ اور 50 ملین ڈالر کا انڈوومنٹ فنڈ کا قیام شامل ہیں۔ محکمہ کی نئی اور پہلے سے جاری ADP سکیمز کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام پر عمل کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول، فنانس، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ٹرانسپورٹ، انرجی اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ مل کر کام کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ محکمہ تحفظ ماحول کا موجودہ اور سابقہ بجٹ نیز آبی اور فضائی آلودگی کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5411: **جناب محمد نواز چوہان:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ تحفظ ماحول کا مالی سال 20-2019 بجٹ کتنا تھا اور موجودہ مالی سال 21۔2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں اس شہر میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ان کی تفصیل دی جائے اور مالی سال 21-2020 میں اس سلسلہ میں کتنی رقم خرچ کرنے کا منصوبہ ہے کس کس منصوبہ پر خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اس شہر میں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی بڑھنے کی وجوہات کیا ہیں جبکہ یہ محکمہ اس شہر کی فیکٹریوں / کارخانوں سے لاکھوں کروڑوں روپے سالانہ وصول کر رہا ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ اور موجودہ مالی سال 21-2020 کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے۔

Total	POL	Non Salary Bullding Rent, POL etc	Salary	Year
19961000	20000	1525000	18236000	2019-20
20723000	180000	1130000	19413000	2020-21
16598000	280000	2071000	14527000	2021-22

(ب) محکمہ ہذا نے سال 20-2019 میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1242 یونٹ وزٹ کئے جن میں سے 872 یونٹس کو پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے اور 415 یونٹ آلودگی کے مرتکب پائے گئے جن کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے اور 75 یونٹس کے کیسز

ماحولیاتی ٹربیونل اور دیگر عدالتوں میں دائر کئے گئے جہاں ان یونٹوں کو دو لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا

1۔ 26عدد بیٹریوں میں سیسہ نکالنے والی بھٹیوں کو بند کر دیا گیا۔

2۔ فضائی آلودگی کا باعث بننے والی گاڑیوں کے ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر چالان کئے گئے ہیں۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 247اینٹوں کے بھٹوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں جن میں سے 220 کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے جا چکے ہیں جبکہ 47 بھٹوں کو زگ زیگ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات گوجرانوالہ کو بجٹ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کی جانب سے جاری ہوتا ہے تعمیراتی کام بسلسلہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کی مد میں 20-2019 میں کوئی منصوبہ نہ دیا گیا تھا اور کوئی بجٹ بھی نہ دیا گیا تھا اور موجودہ مالی سال 21-2020 میں بھی کوئی منصوبہ نہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی بجٹ دیا گیا ہے البتہ صنعتی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے 20-2019 میں پٹرول کی مد میں -/200,000 روپے جاری کئے گئے اور 21-2020 میں -/180000 روپے جاری کئے جائیں گے مزید بر آں ضلعی دفتر ماحولیات گوجرانوالہ کو مالی سال 22-2021 میں بھی ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی بجٹ نہ دیا گیا۔ البتہ صنعتی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے سال 22-2021 میں پٹرول کی مد میں -/2,20,000 روپے جاری کئے گئے۔

21-2020 اور 22-2021 میں اب تک جو کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 28 کنڈم بیٹری کے یونٹس کو کیبنٹ سب کمیٹی کے احکامات کی روشنی میں demolish کیا گیا۔

2۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1289 یونٹس کی انسپکشن کی جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 69 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 82 یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر FIR کا اندراج کیا گیا اور 60 افراد

کو موقع پر گرفتار کیا گیا اور آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر 48 یونٹس کا آپریشن بند کروایا گیا اور معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں 35 لاکھ 45 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 268 اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر 19 بھٹوں کے خلاف FIR درج کروائی گئی اور 30 افراد کو موقع پر گرفتار کروایا گیا۔ اور معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں 43 لاکھ 50 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔

(ج) شہر میں آبی اور فضائی آلودگی بڑھنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ شہری آبادی میں بے ہنگم اضافہ

2۔ پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باعث گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ

3۔ ماحولیاتی اقدام اپنائے بغیر صنعتی اداروں کا قیام

4۔ شہری علاقوں میں مختلف دھاتیں پگھلانے والی چھوٹی بھٹیوں کا قیام وغیرہ۔

محکمہ تحفظ ماحول اور اس کے ضلعی دفاتر بشمول گوجرانوالہ فیکٹریوں / کارخانوں سے سالانہ فیس کی مد میں کوئی پیسہ وصول کرنے کا اختیار نہ رکھتے ہیں۔ مزید براں محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفاتر معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات مورخہ 18.11.2021 کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی پھیلانے والے صنعتی یونٹ اور بھٹہ جات پر 50,000 سے 100,000 روپے جرمانہ عائد کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ سال 22-2021 میں مندرجہ بالا اختیارات کے تحت آلودگی پھیلانے والے بھٹہ جات اور صنعتی یونٹس پر جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔

گوجرانوالہ: محکمہ تحفظ ماحول کے تحت ملازمین کی تعداد نیز فیکٹریوں اور گاڑیوں کی چیکنگ پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5412: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) فیکٹریوں اور گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) انہوں نے یکم جنوری 2019 سے آج تک کس کس فیکٹریز/کارخانے کی چیکنگ کی ہے ان کے نام اور ان میں تحفظ ماحول کے لئے کون کون سے آلات یا مشینری لگی ہوئی تھی جو تحفظ ماحول کے ایکٹ کی خلاف ورزی کر رہی تھیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے ان کو کیا کیا جرمانہ کیا گیا؟

(د) کتنی گاڑیوں کی چیکنگ کی گئی اور چالان تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کئے گئے اور ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات گوجرانوالہ کے 20 ملازمین پر مشتمل ہے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد سینکشنڈ	خالی	موجود
1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-18)	01	01	00
2۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)	02	01	01
3۔	اسسٹنٹ (BS-16)	01	00	01
4۔	سینئر انسپکٹر (BS-16)	01	00	01
5۔	سٹینو گرافر (BS-14)	01	01	00
6۔	سینئر کلرک (BS-14)	02	00	02
7۔	انسپکٹر (BS-13)	10	05	05
8۔	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	07	01	06
9۔	ڈرائیور (BS-05)	03	01	02
10۔	نائب قاصد (BS-01)	03	02	01
11۔	سینٹری ورکر (BS-01)	01	00	01
12۔	چوکیدار (BS-01)	01	01	00

(ب) ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ عمر اشرف ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-17)
2۔ قصوہ حمائل سینئر انسپکٹر (BS-16)
3۔ عمر دراز انسپکٹر (BS-13)
4۔ غلام مرتضی انسپکٹر (BS-13)
5۔ نوید احمد انسپکٹر (BS-13)
6۔ محمد فیاض انسپکٹر (BS-13)
7۔ نورین حفیظ انسپکٹر (BS-13)
8۔ غلام رسول فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)
9۔ خرم شہزاد فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)
10۔ محمد اصغر فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)
11۔ ندیم رفیق فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)
12۔ احسان عزیز فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)
13۔ عبدالرحمان فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)

(ج) محکمہ ماحولیات گوجرانوالہ نے 2019-20 تک آلودگی کے خاتمے کے لئے جو کام کئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے 1242 یونٹ انسپکشن کئے جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 872 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 75 یونٹ آلودگی کے مرتکب پائے گئے جن کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے گئے اور 75 یونٹ کے کیسز ماحولیاتی ٹربیونل اور دیگر عدالتوں میں دائر کئے گئے جہاں یونٹوں کو دو لاکھ جرمانہ کیا گیا۔

2۔ 26 عدد بیٹریوں میں سے سیسہ نکالنے والی بھٹیوں کو بند کر دیا گیا۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 247 اینٹوں کے بھٹوں کو نوٹس جاری کئے گئے جن میں 220 کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے جا چکے ہیں جبکہ 47 بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کر دیا گیا۔ مزید برآں عرض ہے کہ ضلعی دفتر ماحولیات گوجرانوالہ کی طرف سے سال 2021 اور سال 2022 میں بھی آلودگی کنٹرول کرنے پر کارروائیاں جاری ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2021 میں جو کارروائی عمل میں لائی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1078 یونٹس کی انسپکشن کی گئی جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 69 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 82 یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر FIR کا اندراج کیا گیا اور

60افراد کو موقع پر گرفتار کیا گیااور معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں4لاکھ95ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

2 ۔شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے101اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر19 بھٹوں کے خلاف FIRدرج کروائی گئی اور30افراد کو موقع پر گرفتار کروایا گیااور معزز عدالت عالیہ اورPDMA کے احکامات کی روشنی میں39لاکھ جرمانہ عائد کیا گیا۔

2022میں اب تک جو کارروائی عمل میں لائی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 ۔محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 211یونٹس کی انسپکشن کی گئی اور108یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر48یونٹس کا آپریشن بند کروایا گیا اور معزز عدالت عالیہ اور PDMAکے احکامات کی روشنی میں30لاکھ50ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

2۔ گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے167 اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر27 بھٹوں کے خلاف معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں4لاکھ50ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے ماحولیاتی سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے جو ٹریفک پولیس اور فیلڈ اسسٹنٹ دفتر ماحولیات پر مشتمل ہے جو روزانہ کی بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ کرتا ہے پراگرس رپورٹ درج ذیل ہے۔

سال2019اور2020کے دوران کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمانہ عائد کیا گیا	گاڑی بند کی گئی	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-103750	20	136	157

مزید برآں سال 2021 اور 2022 کے دوران اب تک کی جانے والی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمانہ عائد کیا گیا	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-284750	1207	1581

سال 2022 اب تک جو کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جرمانہ عائد کیا گیا	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-417200	1709	1965

بھٹوں سے ہونی والی ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5424: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری 2019 سے اب تک بھٹوں پر آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ بھر میں کل کتنی Inspections عمل میں لائی گئیں؟

(ب) آلودگی کا باعث بننے والے بھٹوں کے خلاف یکم جنوری 2019 تا اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ضلع وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جنوری 2019 سے اب تک بھٹوں پر آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ بھر میں (9030) Inspections عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ب) آلودگی کا باعث بننے والے بھٹوں کے خلاف یکم جنوری 2019 سے اب تک درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔(ضلع وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

1۔ کل 7532 میں سے 5786 بھٹوں کو قانون برائے تحفظ ماحول 1997 کی دفعہ 16 کے تحت ہیئرنگ نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔

2۔ 4615 بھٹوں کو ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کے لئے انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے جا چکے ہیں۔

3۔ آلودگی کا مرتکب پائے جانے والے 612 بھٹوں کے خلاف کیسز بنا کر ماحولیاتی عدالتوں میں دائر کئے گئے اور وہاں سے انہیں -/335000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

4۔ 695 بھٹے آلودگی کم کرنے والی زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کرائے جا چکے ہیں اور 101 بھٹے اس ٹیکنالوجی پر منتقل ہونے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

5۔ مزید برآں محکمہ انڈسٹریز و کامرس اینڈ سکلز ڈویلپمنٹ اور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن مشترکہ طور پر بھٹوں کو کم آلودگی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی پر منتقل ہونے اور مالی معاونت فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ حکومت کی منظوری کے لئے بنا رہے ہیں۔

ضلع سرگودھا: تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں پٹرول پمپس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5449: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں کتنے پٹرول پمپ ہیں جن کے پاس محکمہ کے N.O.C جاری کردہ ہیں؟

(ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں کتنے پٹرول پمپ پر پابندی لگائی گئی ہے؟

(ج) کیا محکمہ شکایات کرنے پر پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرتا ہے کیا ان کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ گاہے بگاہے اپنے حلقوں کے پٹرول پمپ کا معائنہ کریں تاکہ غیر قانونی کام کرنے والوں کو ڈر رہے؟

(د) چالان شدہ یونٹ جن کو جگہ سے اکھاڑ دیا گیا ہو مگر پھر وہی لوگ واپس اسی جگہ پر دوبارہ اپنا یونٹ لگا لیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے کیا قانون ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) آفس ریکارڈ کے مطابق ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں 100 پٹرول پمپس ایسے ہیں جن کے پاس محکمہ کے جاری کردہ NOC موجود ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول سرگودھا نے مقامی طور پر تحصیل بھیرہ کے 12 اور تحصیل بھلوال کے 28 پمپس کو جبکہ

ہیڈ آفس لاہور نے 60 پٹرول پمپس کو NOC جاری کئے ہیں جن میں سے تحصیل بھلوال کے 37 اور بھیرہ کے 23 این او سی ہیں۔

(ب) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کسی پٹرول پمپ پر پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں نہ آتا ہے۔

(ج) پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرنا محکمہ کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

(د) پنجاب تحفظ ماحولیات ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے زیر سیکشن 12 کے تحت ایسے لوگوں کو محکمہ سے NOC لینا ضروری ہے خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے

ساہیوال: آئل ڈپوز کی وجہ سے زیر زمین پانی کے کڑوا ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***5453: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں بے شمار آئل ڈپو بن چکے ہیں یہ کتنے بنائے اور کب بنائے گئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان آئل ڈپو کی وجہ سے ان علاقوں کا زیر زمین پانی کڑوا اور زیر آلودہ ہو چکا ہے آئل ڈپو بننے کی وجہ سے مزید فضائی آلودگی بڑھتی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت محکمہ کو متعدد شکایات ان علاقہ جات کے لوگوں نے جمع کروائی ہیں مگر محکمہ کے افسران آئل ڈپوز کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہے اور ان آئل ڈپوز کی تعمیر نہیں رکوا سکے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس کی بابت سخت سے سخت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں 14 آئل ڈپو ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آئل ڈپو کے ٹینکس کی تنصیب کنکریٹ کی بیس پر کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ Proof Leak کے انتظامات کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے تا کہ کسی بھی وجہ سے آئل ضائع نہ ہو اور کسی بھی قسم کی آلودگی کا خطرہ نہ رہے۔

(ج) دفتر ماحولیات ساہیوال میں آئل ڈپو کے خلاف کوئی شکایت گزاری نہ کی گئی ہے۔

(د) محکمہ ماحولیات ساہیول حکومتی پالیسی کے مطابق ڈپوز کی مانیٹرنگ کرتا رہا ہے تا کہ کوئی بھی ماحول کو آلودہ نہ کریں۔

لاہور: محکمہ تحفظ ماحول کے زیر سایہ انسپکٹرز کی اسامیوں پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***5593: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور محکمہ تحفظ ماحول کے دفتر میں انسپکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام اور متعلقہ ایریا کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ انسپکٹرز نے 2020 جون سے آج تک ضلع کی حدود میں فضائی، وبائی وآبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں فیکٹریوں اور گاڑیوں کے چالان کئے؟

(ج) ان چالانوں کی وجہ سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

(د) اس وقت کتنے چالان کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور محکمہ تحفظ ماحول کے دفتر میں انسپکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام اور متعلقہ ایریا کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(i) علی رضا انسپکٹر: واہگہ ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن

(ii) ساجد علی انسپکٹر: شالیمار ٹاؤن اور ملتان روڈ علامہ اقبال ٹاؤن

(iii) محمد حسنین انسپکٹر: راوی ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن

(iv) جاوید اقبال انسپکٹر: سمن آباد ٹاؤن

(v) محمد ممتاز انسپکٹر: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور علامہ اقبال ٹاؤن

(vi) فہیم رضا انسپکٹر: گلبرگ ٹاؤن

(vii) شیر از خالد انسپکٹر: داتا گنج بخش ٹاؤن

(ب) مذکورہ انسپکٹرز نے ضلع کی حدود میں فضائی آلودگی و آبی آلودگی کا موجب بننے والی انڈسٹریز، سٹیل ملز، فاؤنڈریز، بھٹوں اور گاڑیوں کے 5392 چالان کئے۔

(ج) انڈسٹری کو جرمانہ کیا گیا= -/8045000 روپے

بھٹوں کو جرمانہ کیا گیا= -/580000 روپے

دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا جرمانہ =-/ 6080550 روپے

کل ایک کروڑ سنتالیس لاکھ چار ہزار پانچ سو روپے جرمانے کی مد میں آمدن ہوئی۔

(د) 18 پائیرو پلانٹس کے کیسز ہائیکورٹ اور ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

جہلم شہر میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5741: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) شہر میں ٹریفک آلودگی، فضائی آلودگی اور صنعتی آلودگی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جہلم شہر میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر مکان نمبر B-II-4R-26, بن شریف سٹریٹ، محلہ عزیز آباد، نزد بسم اللہ میرج حال محمدی چوک، کچہری روڈ پر واقع ہے۔ صرف یہی ایک دفتر ہے۔

(ب) شہر میں ٹریفک آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے DSP ٹریفک اور سیکرٹری DRTA زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کر رہے ہیں۔ اور سیکرٹری DRTA نے لوڈر گاڑیوں جن میں کرشرز / بجری ہوتی ہے اُن کا داخلہ شہر میں بند کر دیا ہے۔ اِس کے علاوہ pollution control کرنے کے لئے اب تک 100 فیصد بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کر دیا گیا ہے جن کی تعداد 102 ہے۔ اور 18 سٹون کرشرز کو فضائی آلودگی پھیلانے کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ: محکمہ ماحولیات کے دفاتر کی تعداد نیز ماحول کی آلودگی کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*5996: **میاں عبدالروف**: کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ماحولیات کے کتنے دفاتر کس کس مقام پر ہیں ان میں سے کتنے کرائے کی بلڈنگ میں اور کتنے سرکاری بلڈنگ میں موجود ہیں نیز جو دفاتر کرائے کی بلڈنگ میں ہیں ان کی تفصیل مع کرایہ بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں کیا محکمہ اب تک ماحول کی بہتری کے لئے کوئی ٹھوس پالیسی بناسکا ہے اگر بنائی گئی ہے تو تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ محکمہ نے مالی سال 20-2018 ماحول کو بہتر بنانے کے لئے کیا کیا کارروائی کی گئی مذکورہ کارروائی کن لوگوں ،اداروں اور ٹرانسپورٹ کے خلاف کی گئی اوران سے کتنا جرمانہ یاریونیو وصول کیا گیا؟

(د) کیا حکومت ماحول کی بہتری کے لئے کوئی وضع اور جامع پالیسی دینے اور جو لوگ ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں ان کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ماحولیات شیخوپورہ میں دو دفاتر ہیں جو کہ کرائے کی بلڈنگ میں ہیں۔1۔ڈپٹی ڈائریکٹر (فیلڈ) ریگل چوک نزد لیاقت پارک شیخوپورہ،اس کا ماہانہ کرایہ -/ 50000روپے ہے۔ 2۔ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری) لاہور شیخوپورہ روڈ الف ٹاون خان کالونی شیخوپورہ اس کا ماہانہ کرایہ -/33,750روپے ہے۔

(ب) محکمہ تحفظِ ماحول،ماحول کے تحفظ اور ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جو پنجاب تحفظِ ماحول ایکٹ 1997(ترمیمی ایکٹ2012) کے تحت ماحول کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے۔

(ج) محکمہ تحفظِ ماحول،نے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے پرانی ٹیکنالوجی کے بھٹہ جات کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروانے کی کارروائی کی گئی ہے۔انڈسٹریل یونٹس پر فضائی آلودگی کو کنٹرول

کرنے کے لئے Air Pollution Control Systems نصب کروائے گئے ہیں۔انڈسٹریل یونٹس میں آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے Waste Water Treatment Plants لگوائے جارہے ہیں۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اس عرصہ کے دوران 157 مقدمات تھانہ میں درج کروائے گئے ہیں۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو -/940000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ تحفظِ ماحول نے شیخوپورہ میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سال 2021 میں 101 مقدمات درج کروائے ہیں اور -/515000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو -/516500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ تحفظِ ماحول نے شیخوپورہ میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سال 2022 میں بھٹہ خشت کے خلاف 444 مقدمات درج کروائے ہیں اور صنعتی اداروں کے خلاف 65 مقدمات درج کرائے گئے ہیں۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو -/94000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب ماحول کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

لاہور اور ملحقہ اضلاع میں اینٹوں کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*6490: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حکومت کے فیصلے کے مطابق 7۔نومبر 2020 سے اسموگ کے پیش نظر اینٹوں کے بھٹے بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت اور اس سے ملحقہ اضلاع میں اینٹوں کی قیمتوں میں 30 فیصد سے زائد کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے صوبہ بھر سمیت لاہور میں اے گریڈ کی فی ہزار اینٹیں 14500 روپے میں فروخت ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ سموگ کے بہانے اینٹوں کے بھٹوں کو بند کرنے کے بہانے حالات سے فائدہ اٹھانے والے منافع خوروں کے خلاف اب تک کیا کیا کارروائیاں عمل میں لائی ہیں، منافع خوروں کے خلاف کتنی ایف آئی آر درج کیں اور کتنوں کو جرمانہ و سزا دی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے فیصلے کے مطابق 7۔نومبر 2020 سے اسموگ کے پیش نظر پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے اینٹوں کے بھٹوں پر پابندی عائد ہے۔ ضلع لاہور کی حدود میں واقع تمام بھٹے زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل ہو چکے ہیں۔

(ب) اینٹوں کی قیمت فروخت کے تعین کا تعلق محکمہ ہذا سے نہیں ہے۔

(ج) محکمہ ہذا نے پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے بھٹہ خشت کو بند کیا ہے۔ جبکہ اینٹوں کی قیمت کا تعین محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

جہلم: حکومت کی شجرکاری مہم میں درختوں کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6831: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں حکومت نے ماحول کو سازگار اور خوشگوار بنانے کے لئے کل کتنے درخت لگائے ہیں؟

(ب) ضلع جہلم میں حکومت نے کن کن علاقوں میں اور کہاں کہاں کتنے کتنے درخت لگائے تھے نیز کیا یہ درخت اب تک درست حالت میں ہیں؟

(ج) ضلع جہلم میں لگائے گئے درخت پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ ماحولیات جہلم نے ماحول کو سازگار اور خوشگوار بنانے کے لئے کل 86000 درخت لگوائے ہیں اور اس کے علاوہ 20 لاکھ درخت Pakistan Tobacco Company جہلم کے ذریعے زمینداروں میں 2020 سے 2022 تک تقسیم کئے گئے ہیں۔ اِس مقصد کے لئے PTC نے محکمہ ماحولیات کی ہدایت پر ایک نرسری تیار کی ہوئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ ماحولیات جہلم نے مندرجہ ذیل علاقوں میں درخت لگوائے ہیں۔Pakistan Tobacco Company جہلم نے 19000 دخت لگائے فیکٹری ایریا اور اِس کے گردونواح میں لگائے ہیں۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم جہلم نے 10000 درخت لگائے ہیں۔ LPG پلانٹس جو کہ دینہ جی ٹی روڈ۔ روہتاس روڈ اور للہ روڈ پر واقع ہیں نے 10000 درخت لگائے ہیں۔ ضلع جہلم میں فلور ملوں نے 2000 درخت لگائے ہیں۔ ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری نے 2000 درخت لگائے ہیں۔ ICI Soda Ash فیکٹری نے 23000 درخت لگائے ہیں۔Mari Petrolium جہلم نے 8000 درخت لگائے ہیں۔ 12000 درخت عوام الناس میں سٹون کرشر زمالکان نے تقسیم کئے ہیں۔

نیز جو درخت لگوائے گئے ہیں اُن میں سے 85 فیصد درخت بہتر حالت میں ہیں۔ بقیہ 15 فیصد کو اگلی شجر کاری مہم میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار دوہرایا جاتا ہے۔ اِس طرح 100 فیصد نتیجہ حاصل کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ لگائے گئے درختوں کی نگہداشت متعلقہ انڈسٹری اور یونٹ کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ج) جو درخت محکمہ ماحولیات نے لگوائے ہیں۔ وہ Environmental Approval/NOC کے عوض لگوائے گئے ہیں۔ اِن پر حکومت کا کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات کے لئے شجر کاری کے ضمن میں کوئی بجٹ ضلعی لیول پے متعین نہیں کیا جاتا۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کھوکھر صاحب! آپ بات کر لیں اس کے بعد ہم جناب طارق مسیح گل کی تحریک التوائے کار لیں گے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ question hour کو بڑے اچھے طریقے سے چلا رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ question hour میں کسی بھی ممبر کا سوال جب اسمبلی میں float ہوتا ہے تو پھر وہ ہاؤس کی امانت ہوتا ہے۔ وہ particular member جس نے یہ سوال کیا ہوتا ہے اس کی مہربانی کہ اس نے اہم نکات پر منسٹری کی توجہ دلائی ہوتی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ جو ضمنی سوالات ہیں ان کے حوالے سے کوئی hard and fast rule نہیں ہے کہ وہی فاضل ممبر جس نے سوال دیا ہوتا ہے وہ

ضمنی سوالات کرے لہٰذا حکومتی ممبران ہوں یا اپوزیشن کے ممبران ہوں وہ متعلقہ منسٹر سے ضمنی سوالات کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی practice سے پورے ہاؤس کا interest بھی بنے گا اور پنجاب کے تمام محکمے چونکہ پورے پنجاب میں کام کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا اُن کے لئے بھی اپنے اپنے وقفہ سوالات کے دنوں میں آسانی پیدا ہو گی۔ اگر ضمنی سوالات تمام ممبران کے لئے allow کر دیئے جائیں اور ایک سوال صرف وہ ممبر کرے جس نے یہ سوال دیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کھوکھر صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے جس پر ہم مشاورت کر لیتے ہیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: احمد خان صاحب! پہلے ہم تحاریک التوائے کار لے لیتے ہیں۔ جی، جناب طارق مسیح گل!

فیصل آباد داؤد کالونی میں نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرانے کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں رب الافواج کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ داؤد کالونی فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے NOC کی منسوخی کے باوجود واسا کی ہٹ دھرمی نے نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ گندے پانی کے ڈسپوزل بنا کر سکول کے تقریباً 1600 طلباء و طالبات کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیا ہے۔ سکول کے تقریباً 16 بچے ہیپاٹائٹس کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں اور مزید بچے ہیپاٹائٹس جیسی دیگر موذی و جان لیوا بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس سکول میں یتیم، غریب اور بے سہارا بچے زیر تعلیم ہیں۔ اس سکول کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرانے کے لئے کئی مذہبی و سیاسی تنظیموں نے متعدد بار احتجاج کیا ہے لیکن بد قسمتی سے آج تک کوئی شنوائی نہ ہو سکی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس اہم معاملے کی تحقیق کے لئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس معاملے میں ملوث ذمہ داران کی نشاندہی کرے تاکہ سینکڑوں بے سہارا اور نادار زیر تعلیم بچوں کی زندگیوں کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل آپ کا point of view آ گیا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گِل صاحب!

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں کل کی تاریخ میں حکومت وقت نے پانچ یونیورسٹیوں کا بل پاس کیا۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے اور منسٹر صاحب نے اس پر جواب دینا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے ہاتھ میں پانی کی رپورٹ ہے جو پانی وہاں پر بچے پی رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنے ساتھ پانی کا نمونہ بھی لے کر آیا ہوں۔ منسٹر ایجوکیشن سے میری اپیل ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو وہاں سکول کا visit کرے اور وہاں جو پانی بچے پی رہے ہیں اس کا معائنہ کرے تاکہ اس کا پتا چل جائے۔ جب یونیورسٹیوں کا بل پاس ہو جاتا ہے تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں یونیورسٹی تک پہنچنے کے لئے پہلے کچھ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یعنی ہم نرسری، پریپ، پرائمری، مڈل، ہائی اور انٹرمیڈیٹ کلاسز ختم ہونے کے بعد یونیورسٹی میں جاتے ہیں لیکن میں ہاتھ جوڑ کر آپ کی منت کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے پہلے سکولوں کی حالت بہتر کریں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ نے گھر گھر سکول کھول دیئے ہیں جو اچھی اور خوش آئند بات ہے لیکن ایک ایسا سکول جہاں پر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہاں پر بچوں کو bags, books, shoes, uniform and socks وغیرہ مفت مل رہے ہیں لیکن اس سکول کے بچوں کو بھی بچایا جائے۔ اس سکول میں 1600 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سے 400 بچے مسلم ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ صحیح کہہ رہے ہیں اور آپ کا point of view آ گیا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ان بچوں کو بیماریوں سے بچا کر ہم پر احسان کریں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر The Punjab Local Government Bill 2021 (Bill No. 78 of 2021) ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! اب میں نے بل شروع کر دیا ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

Now, the question is:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it,

Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it,

(The motion was carried.)

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے اور آپ بل پاس کر رہے ہیں جبکہ ہاؤس میں 67 ممبران موجود ہیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! کورم پورا ہے۔

CLAUSES 3 to 186

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.Now, Clauses 3 to 186 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 186 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ گنتی کروالیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! تقریباً 100 ممبران ہاؤس میں موجود ہیں آپ بے شک گنتی کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 67 ممبران ہاؤس میں موجود ہیں۔

CLAUSE 187

MR SPEAKER: Now, Clause 187 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Parliamentary Affairs. He may move it:

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That for Clause 187, the following shall be substituted:

"187. **Punjab Local Government Service**.

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab

Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill for Clause 187 the following shall be substituted."

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

Now, the question is:

"That Clause 187 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

(The motion was carried.)

CLAUSES 188 TO 209

MR SPEAKER: Now, Clauses 188 to 209 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 188 to 209 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE TO TEN SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, First Schedule to Ten Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That First Schedule to Ten Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts.Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

(1) The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19; and

(2) The Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20.

کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19 has been laid.

رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2013-14، 2014-15,2015-16,2016-17,2017-18,2018-19 & 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20.

MR SPEAKER: The Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20 have been laid.

ملک احمد خان بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں فلور دیتا ہوں کہ وہ بات کر لیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ آپ کو علم ہے کہ پورے پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیلاب کی آفت آئی ہوئی

ہے۔صوبہ پنجاب میں بھی کافی area affectedہوا ہے۔اس حوالے سے میں دو تجاویز دوں گا۔آپ کا تعلق بھی شعبہ زراعت سے ہے۔حکومت پنجاب نے گندم کی امدادی قیمت 3000/- ہزار روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی ہے۔صوبہ سندھ نے گندم کی جو امدادی قیمت مقرر کی ہے بہتر ہو تا کہ صوبہ پنجاب بھی اسی کے برابر گندم کی امدادی قیمت مقرر کرتا۔میری پہلی یہ تجویز ہے کہ صوبہ پنجاب میں بھی صوبہ سندھ کے برابر گندم کی امدادی قیمت مقرر کی جائے۔میری دوسری تجویز یہ ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔یہ کمیٹی ان علاقوں کے لئے گندم کے بیج کو subsidized قیمت پر مہیا کرنے کی سفارش کرے۔اگر ہم 12۔ایکڑ زمین رکھنے والے کاشت کاروں کے لئے گندم کا بیج subsidized نرخ پر مہیا کریں تو بہتر ہو گا۔اس وقت گندم کے بیج کی قیمت 5000/- ہزار روپے فی چالیس کلو گرام ہو گی۔سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لوگ پہلے ہی مصیبت میں ہیں۔اگلے دو مہینوں میں گندم کی بوائی شروع ہو جائے گی۔گندم کے کاشت کار پہلے ہی گندم کی بجائے کینولا کاشت کرنے کا سوچ رہے تھے کیونکہ گندم کی انہیں مناسب قیمت نہیں مل رہی تھی۔میری آپ سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنادی جائے۔یہ کمیٹی گندم کے بیج کو subsidized priceپر مہیا کرنے کی سفارش کرے۔میرے خیال میں صوبہ پنجاب میں گندم کی امدادی قیمت 3000/- ہزار روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی گئی ہے۔ماشاءاللہ یہ حکومت پنجاب کی اچھی effort ہے لیکن گندم کے بیج کو ضرور subsidized کروائیں کیونکہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے کسانوں کے پاس گندم کا بیج خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہوں گے۔اس کے لئے آپ کوئی حکم صادر فرمادیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل درست ہے۔جناب محمد بشارت راجہ!ملک احمد خان بھچر کی تجویز بہت اچھی ہے۔آپ کل ملک احمد خان بھچر کے ساتھ بیٹھ جائیں اور کوشش کریں کہ یہ تجویز پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔یہ تجویز purely زمینداروں کے بارے میں ہے اور ملک احمد خان اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے زمیندار اس وقت بہت مشکل حالات میں ہیں۔محترمہ عائشہ اقبال بات کرنا چاہتی ہیں۔جی،!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! Punjab Vocational Training Council(PVTC) کے ملازمین پچھلے تین دن سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے بیٹھ کر احتجاج کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کے مطالبات کی طرف توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! محترمہ عائشہ اقبال کی بات ذرا سُن لیں۔ جی، آپ اپنی بات دُہرا دیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی ہوں کہ Punjab Vocational Training Council(PVTC) کے ملازمین پچھلے تین دن سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ ان کو تنخواہیں نہیں مل سکیں۔ یہ محکمہ زکوٰۃ کے ماتحت آتے ہیں اور محکمہ زکوٰۃ کو جون سے زکوٰۃ کی grant نہیں مل سکی۔ یہ ان ملازمین کے لئے بہت اہم مسئلہ ہے۔ مہربانی کر کے ان کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں جو کہ ان کے مطالبات کو دیکھ سکے۔

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ اقبال کا یہ مؤقف ہے کہ PVTC کے ملازمین احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ محکمہ زکوٰۃ کا issue ہے۔ ان مظاہرین کے مطالبات کا کوئی حل نکالا جائے اور ان کو وہاں سے باعزت طریقے سے اُٹھایا جائے۔ وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس معاملے کو دیکھ لیں اور اگر ضرورت پڑے تو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے بھی بات کر لیں تاکہ یہ issue resolve ہو سکے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ راشدہ خانم بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہم نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو کہیں پر بھی قبلہ کے تعین کے لئے کوئی arrow نہیں لگایا گیا۔ آپ مہربانی کر کے ہر حال میں قبلہ کا تعین کرنے کے بعد arrows لگوا دیں تاکہ ہم صحیح طریقے سے قبلہ رُخ منہ کر کے نماز ادا کر سکیں۔ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کر دیں کہ وہ قبلہ کے تعین کے لئے arrows لگوا دیں۔

جناب سپیکر: یہ بالکل نیکی والا کام ہے۔محترمہ !آپ کی بات جناب محمد بشارت راجہ تک پہنچ گئی ہے۔آپ راجہ صاحب کو مل لیں وہ آپ کا یہ مسئلہ حل کروادیں گے۔جناب تیمور علی لالی بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں فلور دیتا ہوں کہ وہ بات کرلیں۔جی،جناب تیمور علی لالی!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے بجلی کی قیمتیں بڑھادی ہیں۔اسی طرح کھادوں کی قیمتیں بھی بڑھ چکی ہیں اور shortageہو چکی ہے۔تقریباً ایک یا ڈیڑھ مہینے بعد شوگر کین کا سیزن شروع ہونے والا ہے۔اس وقتprevious rateکی نسبت بجلی کے نرخ بہت زیادہ ہوچکے ہیں بلکہ تقریباًdoubleہو چکے ہیں۔اسی طرح کھاد کی قیمت بھی doubleہو چکی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ Sugar Rate Cess Committeeان تمام چیزوں کو مد نظر رکھے۔اسی طرح لیبر کا خرچہ بڑھ چکا ہے۔ڈیزل کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔فرض کریں کہ اگر پہلے ایک ایکڑ بوائی کیcostایک ہزار روپے تھی تو اب یہ تین یا چار ہزار روپے cost آرہی ہے۔وفاقی حکومت کی طرف سے مہنگائی کا جو بم ہمارے کسانوں پر گرایا گیا ہے اس کی وجہ سے گندم،دھان اور گنّے کی کاشت کے اخراجات بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں۔کسان بہت بُرے حالات سے دوچار ہے۔آگے مونجی اور شوگر کین کا سیزن آنے والا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وزیر زراعت کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیں۔اس کمیٹی میں جناب محمد بشارت راجہ کو شامل کریں اور اگر آپ مجھے حکم دیں گے تو میں بھی اس کمیٹی میں شامل ہو جاؤں گا۔یہ کمیٹی شوگر کین اور مونجی کے نرخ ان تمام اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کرے۔ہماری حکومت نے پہلے بھی کسانوں کوreliefدینے کے لئے بہت کام کیا ہے۔ہمارے دور حکومت میں گنّے کے کاشت کاروں کو ان کی فصل کی بروقت اور صحیح قیمت کی ادائیگی کوensureکیا گیا تھا۔الحمدللہ ہمارے کسان پہلے ہی ہم سے بہت مطمئن ہیں۔اس مرتبہ ہم کسانوں کو مزید سہولتیں دیں اور انہیں مطمئن کریں۔کسان کو گنّے اور مونجی کی صحیح قیمت ملنی چاہئے۔ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ground levelپر کسان اور زمیندار کو زیادہ سے زیادہreliefدے سکیں۔اس حوالے سے ایک کمیٹی بنادیں اور یہ کمیٹی تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کسان کی فصلوں کی قیمتیں مقرر کرے۔

جناب سپیکر: جناب تیمور علی لالی! آپ اس حوالے سے ایک قرارداد لے آئیں۔ ہم اس پر کمیٹی بنا دیں گے۔اس میں بہت ساری چیزیں بجلی،پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کے ساتھ affiliated ہیں۔ آپ قرارداد لے آئیں اور اس پر پھر کمیٹی بنا دیں گے۔ ہم وفاقی حکومت کو بھی لکھتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے بجلی، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! آپ اس حوالے سے مہربانی کریں ورنہ ہمارے صوبہ پنجاب کا کسان مر جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ قرارداد لے آئیں۔ رانا شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! سانحہ ماڈل ٹاؤن کو دس سال ہو گئے ہیں اور ہماری حکومت نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اس سانحہ کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اب میری گزارش ہو گی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے وزیر قانون یا وزیر داخلہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی جائے کیونکہ اس سانحہ میں قتل ہونے والے لوگوں کے لواحقین کو ابھی تک انصاف نہیں ملا۔ جناب طاہر القادری اسلام آباد کے 126 دن کے دھرنے میں بھی ہمارے ساتھ رہے تو میری گزارش ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کو انصاف ملنا چاہئے اور ہماری حکومت کو اس پر کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جناب شہباز احمد سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو آپ ان کو ذرا brief کر دیں کہ اب تک ہم نے کیا کیا ہے اور آگے کیا کرنے جا رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس پر already کام ہو رہا ہے اور اس کیس کو جلد نمٹانے کے لئے special prosecutors بھی تعینات کئے گئے ہیں اور اس پر جتنا کام ہوا ہے میں اس کے بارے میں معزز ممبر کو بتا بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! محترمہ راشدہ خانم نے فرمایا ہے کہ میں نے سیکرٹری، پنجاب اسمبلی کو بارہا کہا ہے کہ اسمبلی میں قبلے کے تعین کے لئے arrows لگا دیئے جائیں تاکہ نماز کی ادائیگی میں آسانی پیدا ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات جائز ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہہ رہا ہوں کہ یہ نیکی والا کام ہے لہذا اس کو کریں۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں بھی زراعت کے حوالے سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ کینولا، تل، مونگ اور کپاس کے بیج پر subsidy دی جاتی تھی لیکن پہلے حکومت تبدیل ہوئی اور پھر ہماری حکومت آئی تو اس چھ ماہ سے یہ subsidy نہیں دی جا رہی۔ میں سیکرٹری زراعت کے پاس گئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ پیسوں کا کوئی issue بنا ہوا ہے تو ہمیں جیسے ہی پیسے آتے ہیں تو ہم اس subsidy کے پیسے release کر دیں گے تو اس حوالے سے سیکرٹری زراعت کو کہا جائے کہ یہ subsidy فوری دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جس طرح میں نے لالی صاحب سے قرارداد لانے کا کہا ہے تو آپ بھی اس پر کچھ لکھ کر لے آئیں۔

میاں محمد اکرم عثمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اکرم عثمان!

میاں محمد اکرم عثمان: جناب سپیکر! فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں مقامی کاشت کئے گئے آلو کا بیج موجود ہے مگر کوئی ایسا قانون رائج ہے جس کی وجہ سے وہ بیج عام کسانوں کو نہیں مل پا رہا تو میں نے اس پر سوال بھی جمع کرایا ہوا ہے تو میرے اُس سوال کو جلدی take up کر لیا جائے۔ اس پر اگر کوئی قانون ہے تو وہ بھی سامنے لایا جائے تاکہ پتا چلے کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے تو اگر ہم اُس رکاوٹ کو دور کر سکیں تو یہ بہت بڑی نیکی ہو گی کیونکہ ہم کروڑوں روپے کا آلو کا بیج باہر سے import کرتے ہیں تو اگر سیلاب کے اس موقع پر ہم آلو کا یہ مقامی بیج اپنے کسانوں کو دے سکیں تو میرا خیال ہے کہ اس حکومت کی طرف سے اپنے کسانوں پر اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: میں وزیر زراعت کے ذمہ لگاتا ہوں وہ اس حوالے سے آپ کے ساتھ میٹنگ کر لیتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو الہٰذا اب اجلاس بروز بدھ 28 ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔